يد الله على الجماعة (ترمذی) لا جماعة الا بامارة (دارمی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت اہل حدیث کا خصوصی ترجمان

ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور

بانی: محدث العصر مفتی زماں حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ

بیدار: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ
حافظ محمد جاوید روپڑی رحمہ اللہ

نگران اعلیٰ: صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی

جلد 59 | شمارہ 1 | جمعۃ المبارک 31 اکتوبر تا 6 نومبر 2014ء | فون 042-37656730 | فیکس 042-37659847

تنظیم اہل حدیث کا سال جدید

59 سال کا آغاز:

زیر نظر شمارے سے ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث اپنی عمر عزیز کے 59 سال میں گامزن ہو رہا ہے یعنی جلد نمبر 59 کا پہلا شمارہ ہے ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا۔ قیام پاکستان کے بعد جن پر آشوب اور مایوس کن حالات میں تنظیم اہل حدیث نے اپنے دور جدید میں قدم رکھا وہ نہایت حوصلہ شکن تھے۔ قیامت خیز انقلاب نے پوری دنیا کو زیروزبر کر دیا تھا تاریخ کا آئینہ اتنا تاریک ہو چکا تھا کہ کوئی شخص اپنے مستقبل کا فیصلہ نہیں کر سکتا تھا، ایسے حالات میں تنظیم اہلحدیث کا منصۂ شہود پر آنا رب العزت کا خاص فضل و کرم تھا۔ امام العصر مفتی زماں حضرت حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ، خطیب اسلام مولانا حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ اور سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑیؒ کی سرپرستی میں توحید و سنت کا یہ ستارہ میدان صحافت میں دوبارہ چمکا اور بفضلہ تعالیٰ آج تک روشن، ضوفشاں ہے۔

تنظیم اہل حدیث: توحید و سنت کا داعی، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کا مبلغ، مسلک اہل حدیث کا ترجمان، قاطع شرک و بدعت، نظام خانقاہی کی ظلمتوں کے مقابلہ میں روشن مینار، فتنہ انکار حدیث کے سامنے تیغ بے نیام، ہر قسم کی ملحدانہ اور بے دین طاقتوں کے سامنے سینہ سپر۔

تنظیم اہلحدیث: کے مبارک سفر کا آغاز حضرت العلامؒ کی عجز و نیاز سے لبریز طویل (عربی) دعا سے ہوا تھا اس کے چند جملے اردو زبان میں ترجمہ شدہ یہ ہیں:

اے اللہ! ہم تیرے عاجز اور کمزور بندے ہیں، تیرے دین کی اشاعت اور تیرے پیارے رسول ﷺ کی سنت کی تبلیغ کے جذبے سے میدان میں آئے ہیں تو ہماری کمزوریوں کو رفع فرما اور ہمارے ناتواں بازوؤں میں قوت پیدا کر دے، ہمارے ولولہ تبلیغ اور جذبہ عمل میں خلوص عطا فرما، ہماری نیتوں میں برکت، اعمال میں خلوص اور اتباع سنت کا نور پیدا فرما، ارحم الراحمین! تیرے دین کا بول بالا ہمارا مقصود وحید ہے ہمیں استقامت کی دولت سے نواز کیونکہ تو عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ہے۔

درس حدیث

حافظ عبدالوحید روپڑی (سرپرست جماعت اہلحدیث)

حصولِ امن کے سنہری اصول بزبان رسول مقبول

سُئِلَ أَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ صِيَامُ شَهْرِ اللهِ الْمُحَرَّمِ ''سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ رمضان المبارک کے بعد کون سے روزے افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ماہ رمضان کے بعد افضل روزے اللہ تعالیٰ کے ماہ محرم کے روزے ہیں۔'' (مسلم کتاب الصیام باب فضل صوم المحرم ج4جز8ص46رقم الحدیث:1163)

ماہ محرم الحرام حرمت والے چار مہینوں (ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم، رجب) میں سے ایک ہے، ان حرمت والے مہینوں کی تکریم زمانہ جاہلیت میں بھی کی جاتی تھی، کفار ان مہینوں میں قتل وغارت، فتنہ وفساد ودیگر معصیت کے کاموں سے پرہیز کرتے تھے اگر انھوں نے ان مہینوں میں کوئی معصیت کا کام کرنا ہوتا تو وہ ان کا نام تبدیل کرکے کام کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کے اس فعل کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا: إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ ''ان کے اس فعل (مہینوں کے نام تبدیل کرنا) نے انھیں کوئی فائدہ نہیں دیا بلکہ اس طرح کرنا ان کے کفر میں زیادتی کا سبب بنا ہے۔'' (التوبہ:37)

ماہ محرم کو رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا مہینہ قرار دیا ہے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ جب ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فَرَأَى الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هَذَا يَوْمٌ نَجَّى اللهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ. فَصَامَهُ مُوسَى قَالَ: فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ ''فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ یہودیوں کو 10 محرم کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا پس آپ نے ان سے اس کا سبب معلوم کیا تو انھوں نے کہا یہ ایک اچھا دن ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور قوم بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تھی اس لیے موسیٰ علیہ السلام نے بھی یہ روزہ رکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم تم سے موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ حق دار ہیں چنانچہ آپ نے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ کرامؓ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الصوم باب صوم یوم عاشوراء ج9ص126رقم الحدیث:2004)

سیدنا ابوقتادہؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ ''اللہ تعالیٰ یوم عاشوراء یعنی 10 محرم کے روزے کے عوض گذشتہ سال کے گناہ معاف فرما دیں گے۔'' (مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شہر ج4جز8ص42رقم الحدیث:1162)

علمائے کرام نے 10 محرم کے روزے کو رکھنا مستحب قرار دیا ہے۔ روزہ اللہ کے ہاں بڑا پسندیدہ عمل ہے اور روزے کی حالت میں عام طور پر انسان برے کاموں کا ارتکاب کرنے سے حتی المقدور کوشش کرتا ہے، اگر اس سے کوئی گناہ کا کام سرزد ہو جائے تو اس کا ضمیر اسے احساس ندامت دلا کر توبہ کی طرف آمادہ کرتا ہے اگر یہی وصف تمام انسانوں میں پیدا ہو جائے تو جرائم خود بخود دم توڑتے چلے جائیں گے اس سے ایک پرامن مہذب معاشرے کا قیام عمل میں آئے گا۔

جماعت اہلحدیث کی خصوصی ترجمان
ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

مدیر انتظامی
حافظ عبدالوہاب روپڑی
فاضل ام القری مکہ مکرمہ

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
معاون مدیر: حافظ عبدالجبار مدنی
معاون مدیر: مولانا شاہد محمود جانباز
منیجر: حافظ عبدالظاہر عاذب 0300-8001915
Abdulzahir143@yahoo.com
کمپوزنگ: وقار عظیم بھٹی 0300-4184081

فہرست

درس حدیث	1
اداریہ	2
الاستفتاء	5
تفسیر سورۃ الاعراف	6
نئے اسلامی سال کا استقبال	9
امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروقؓ	10

زرتعاون

فی پرچہ...... 10 روپے
سالانہ..... 500 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمن گلی نمبر 5 چوک دالگراں لاہور 54000

اداریہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

طاہر القادری کا دھرنا؟ کھیل ختم پیسہ ہضم

14 اگست سے اسلام آباد میں طاہر القادری کا دھرنا شروع ہو کر 22 اکتوبر کو اختتام پذیر ہوا۔ موصوف نے پاکستان وارد ہونے سے پہلے ہی سیاست نہیں ریاست بچاؤ کا نعرہ لگایا۔ عازم اسلام آباد ہونے سے قبل انھوں نے جس انقلاب مارچ کا اعلان کیا اس کے مطابق پاکستان سے کرپٹ نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا عزم صمیم ہی نہیں بلکہ اس کے لیے اپنی جان کی قربانی دینے کا اعلان بھی فرمایا تھا۔ ان کے مطابق آئین پاکستان اور اس کی رو سے بننے والے تمام ادارے بشمول پارلیمنٹ، عدلیہ، انتظامیہ سب پیوند خاک کیے جائیں گے۔ موجودہ حکمرانوں کو نہ صرف برطرف کیا جائے گا بلکہ انھیں تختۂ دار پر بھی لٹکایا جائے گا۔ جب آئین ختم ہو جائے گا۔ عدلیہ، انتظامیہ ختم ہو جائے گی تو انقلاب کے ذریعے ملک کا نظم ونسق کیسے چلے گا؟ حکمران کس طریقے سے مسند اقتدار پر پہنچیں گے؟ ان کے اوصاف اور خصوصیات کیا ہوں گی؟ موصوف نے اس بارے میں ارشاد فرمانا مناسب نہیں سمجھا۔

منہاج القرآن کے طلباء وملازمین ان کے والدین، بہن بھائی، عزیز واقارب بمعہ اہل وعیال کی حاضری لازمی قرار دی گئی جن کو تین وقت کھانا اور دیہاڑی بھی دی گئی۔ اس کے علاوہ بھی بھرتی ان ہی شرائط پر کی گئی کہ کھانا تین وقت اور یومیہ اجرت بھی ادا کی جائے گی۔ شیر خوار اور گودی میں بچوں والی عورتوں کو یومیہ ڈبل اُجرت کا لالچ دیا گیا، یہ معلومات اب کوئی سربستہ راز نہیں بلکہ اخباری کالموں، ٹی وی ٹاک شو بلکہ اسمبلی کے فلور پر معزز اراکین اسمبلی تک نے یہ بیان کیا۔ دھرنے کے بعد چوہدری برادران جنھیں نواز شریف دشمنی میں جہاں بھی بلایا جائے پابہ رکاب ہوتے ہیں وہ بھی کنٹینر پر پہنچ گئے۔ یہ بات بھی اب توضیح وقت ہے کہ ہر سہولت سے مزین ایئر کنڈیشن کنٹینر موصوف کی اقامت گاہ تھی جس پر کھڑے ہو کر روزانہ جوش خطابت کا شوق پورا بھی کر لیا جاتا تھا۔

ادھر عمران خان صاحب کو سیاسی کزن بنانے کا اعلان کیا اور دونوں وقتاً فوقتاً ایک دوسرے کے

کنٹینر میں جا کر صلاح مشورے بھی کر لیا کرتے تھے۔ اسی دوران لندن پلان سامنے آ گیا کہ پاکستان کو غیر مستحکم کرنے، حکومت وقت کی رخصتی، افتراق و انتشار کے ذریعے کس طرح واحد اسلامی ایٹمی قوت کے حامل ملک کو خلفشار میں مبتلا کرنا ہے؟ ابتداء میں دونوں سیاسی کزنوں نے کسی بھی لندن پلان اور لندن میں ملاقات کی سختی سے تردید کی اسے حکومتی پروپیگنڈہ اور بوکھلاہٹ قرار دیا گیا۔ بعد میں جناب قادری صاحب نے لندن کی ملاقات کو تسلیم کر لیا۔ عمران خان صاحب انکار کرتے رہے لیکن شاہ محمود قریشی نے ان کے جھوٹ کی قلعی کھول دی۔ قادری صاحب کے فیصل آباد کے جلسے میں چوہدری پرویز الٰہی نے بھی نہ صرف لندن کی ملاقات کا پردہ فاش کیا بلکہ لندن پلان کے خدوخال بھی اپنے انداز میں بیان کیے۔ قادری صاحب جس انقلاب کے ذریعے نظام کا خاتمہ کرنے گئے تھے اور جس کے لیے انھوں نے اپنا تیار کرایا ہوا کفن لوگوں کے سامنے لہرایا اور اپنی قبر بھی کھدوائی اور وصیت نامہ بھی بقول ان کے تیار کر لیا اور اعلان فرمایا کہ پہلی گولی میں کھاؤں گا۔ جب ڈی چوک سے ریڈ زون کے اندر جانے کا اعلان کیا تو خود قیادت کرنے کا ارشاد فرمایا لیکن بچوں، بچوں والی خواتین اور نوجوان لڑکیوں کو قیادت سونپ کر اپنے کنٹینر میں اقامت گزیں ہو گئے۔

قادری صاحب کے پرجوش کارکن جن کے بارے میں چوہدری نثار احمد نے قومی اسمبلی کے اجلاس میں انکشاف کیا تھا کہ وہ ایک کالعدم تنظیم کے تربیت یافتہ دہشتگرد ہیں اور قادری صاحب نے جس انقلاب مارچ کے بارے میں کہا تھا کہ ایک گملا بھی نہیں ٹوٹے گا، انھوں نے ایوان صدر کے گیٹ اکھاڑنے کی کوشش کی۔ پارلیمنٹ کے گیٹ کو پھلانگ کر پارلیمنٹ کے لان پر قبضہ کیا۔ ٹی وی اسٹیشن کی نہ صرف عمارت کے شیشے توڑے بلکہ مشینری کو بھی تباہ کیا اور کیمرے چوری کیے بلکہ کینٹین والے کا سارا خورد ونوش کا سامان بھی لوٹ کر لے گئے۔ قادری صاحب نے کارکنوں کو مبارکباد دی لیکن جب فوج نے قبضہ چھڑا لیا اور فوٹیج کے ذریعے نادرا سے کوائف لے کر گرفتاریاں کرنے کا پروگرام بنایا تو فرمانے لگے وہ میرے کارکن نہیں تھے بلکہ حکومت نے خود میرے دھرنے کو بدنام کرنے کے لیے یہ ڈرامہ کیا ہے۔ جس نظام کو ختم کرنے کے لیے گئے تھے پھر اسی نظام کا حصہ بننے اور اسی نظام کے تحت قائم ہونے والی اسمبلی میں الیکشن لڑ کر پہنچنے کی نوید جانفزا سنائی اور پھر 22 اکتوبر کو قادری صاحب نے اسلام آباد سے دھرنا ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔

14 اگست سے 20 اکتوبر تک مختصراً ان کی قلابازیاں ملاحظہ فرمائیں: میں اس کرپٹ نظام کو مکمل ختم کیے بغیر واپس نہیں جاؤں گا، خواہ اس کے لیے مجھے شہید ہونا پڑے اور پھر اس کرپٹ نظام کو ختم کرنا تو در کنار اسی نظام کے تحت الیکشن میں حصہ لینے کا اعلان کیا۔ دھرنے کی اجازت لیتے وقت انتظامیہ سے وعدہ کیا کہ ریڈ زون میں داخل نہیں ہوں گے لیکن ریڈ زون میں داخل ہو کر دھرنا دیا۔ ایک گملا بھی نہ توڑنے کا وعدہ کیا اور عمارتیں، مشینری، سڑکوں پر لگے قیمتی سائن بورڈ سب توڑے، آخر وقت تک عمران خان کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا لیکن بے چارے کی کشتی درمیان دریا چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ اب جو افسانہ زبان زد عام وخواص ہے جس پر نہ صرف اخباری کالم، ٹی ٹاک شو بلکہ ہر چوک پر لوگ قیاس آرائیاں اور رائے زنی کر رہے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ مولوی، علامہ، ڈاکٹر، شیخ الاسلام اور غیرہ وغیرہ کتنے میں بکے ہیں؟ ایبٹ آباد کے جلسے میں موصوف نے ان تبصرہ نگاروں اور ٹی وی اینکر پرسنز پر جو علامہ صاحب کی قیمت پر تبصرہ کر رہے تھے لفافے لینے کا الزام لگایا۔ انھوں نے ایبٹ آباد کے جلسے میں اور بھی بہت کچھ فرمایا جس سے ہمیں کوئی سروکار نہیں۔

مجھے اگر اعتراض ہے تو ان کی اس جسارت پر کہ انھوں نے اپنے اسلام آباد کے دھرنے کو رسول اللہ ﷺ کی مکی زندگی سے تشبیہ دی اور دھرنے کے بعد کے جلسوں کو آپ کی مدنی زندگی سے تشبیہ دی۔ "دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ" ڈھول کی تھاپ پر رقص کرنے والی بے حیائی اور بے عزتی کا مرقع بنی ہوئی جن کی مست جوانیوں کو لوگوں نے ستر دن تک ٹی وی پر دیکھا، اوباشوں نے نظارے کی نظر سے او شرفاء نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہ ان ناچیوں کے ماں باپ نہیں؟ بہن بھائی عزیز واقارب کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں؟ سب سے پہلے خون بہانے کے دعویدار تیرے کارکن تڑپتے رہے مرتے رہے کیا کسی زخمی کو کنٹینر سے نکل کر دیکھا تو نے؟ کسی اپنے مرنے والے کارکن کی نماز جنازہ پڑھی؟ کسی زخمی کی ہسپتال جا کر خبر گیری کی؟

بس کنٹینر میں کھڑے ہوکر منہ سے جھاگ اڑا کر جس کو بار بار اپنے ہی ہاتھوں سے صاف کرتے تھے جسے دیکھ کر ہر شریف آدمی کو گھن آتی تھی، اتنا بھی نہ ہوا کہ کوئی ٹشو پیپر ہی استعمال کر لیتے۔ تیرے اور تیرے سیاسی کزن کے دھرنوں میں جب صبح صفائی والے صفائی کرتے تھے تو کیا کیا اشیاء اس گند میں ہوتی تھیں میرا قلم تو انھیں لکھتے ہوئے بھی حیاء کرتا ہے، کراچی کے مشائخ کانفرنس میں اس نورانی کی تقریر کسی ٹی وی چینل والے سے نکلوا کر کلپ دیکھ لے تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ اس دھرنے کی راتیں کیسی ہوتی تھیں؟ تو اس بے حیائی اور بے غیرتی کے گند کو میرے پیارے پیغمبر ﷺ کی مکی زندگی قرار دیتا ہے اور لاہور کی ان رقاصاؤں کو ایبٹ آباد میں نچا کر اسے میرے پیغمبر ﷺ کی مدنی زندگی قرار دیتا ہے۔

"شرم تم کو مگر نہیں آتی"

کون نہیں جانتا کہ جن کو تم شہر شہر لے کر پھرتے ہو یہی وہ ہیں جن کو دیہاڑیاں دے کر تم لاہور سے لیکر چلے تھے۔ اب تو نوجوان چھوکروں کے چہرے پہچاننے میں ذرا سی غلطی کا احتمال بھی نہیں ہوتا۔ فیصل آباد دھوبی گھاٹ کی حاضری کو تو نے انسانوں کا سمندر قرار دیا جہاں انتظامیہ کے مطابق پچیس ہزار سے زیادہ کرسیاں نہیں لگ سکتیں اگر کرسیوں کی بجائے لوگوں کو دریوں پر بٹھایا جائے تو اس سے چار گنا زیادہ افراد بیٹھ سکتے ہیں، جاؤ پوچھ جا کر فیصل آباد والوں سے کہ اس دھوبی گھاٹ کی جلسہ گاہ میں جب کبھی حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا محمد حسین شیخوپوری، علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید جلسہ کیا کرتے تھے۔ دریوں پر بیٹھ کر بھی جلسہ گاہ بھر جاتی تھی اور لوگ سڑکوں پر کھڑے ہو کر تقاریر سنا کرتے تھے۔

میں تو اس قلابازیاں لگانے والے پر لکھنا بھی نہیں چاہتا تھا مگر اس نامراد شخص نے میرے پیارے پیغمبر ﷺ کی مکی اور مدنی زندگی کو جس شرمناک تشبیہ کا نشانہ بنایا ہے اس کو اہلحدیث کیسے برداشت کر سکتا ہے؟ تیرے دھرنا دینے یا ختم کرنے سے ہمیں کیا لینا دینا؟ اگر تو نے دھوکہ دیا ہے تو بے چارے عمران خان کو جو اس میدان میں اکیلا رہ گیا ہے کاش اسے شریک مشورہ ہی کر لیتے۔ دھوکہ ہوا ہے بے چارے چوہدری برادران کے ساتھ کہ جنھوں نے بڑی اُمیدیں وابستہ کر رکھی تھیں بلکہ چوہدری شجاعت نے تو آئین پاکستان سے بغاوت کرتے ہوئے فوج کو بھی آواز دے ڈالی تھی۔ پھر تمہارے دھرنے سے متاثر ہو کر الطاف بھائی نے بھی فوج کو پکارا اور پھر دھرنے کا تجزیہ کیا جو کامیاب نہ ہو سکا دھوکہ ہوا ہے تو ان بے چارے سادہ لوح کارکنوں کے ساتھ جو آپ کو نجات دھندہ سمجھ کر خلوص کے ساتھ بغیر کسی لالچ کے شامل ہوئے۔

اب آپ خیر سے شہر شہر اعلان کرتے پھرتے ہیں لوگو! میں نے پیسے نہیں لیے اور جیسے ابتداء میں بڑے شد و مد سے قسمیں اور کیا کیا کہہ کر لوگوں سے وعدے کرتے تھے کہ انقلاب لائے بغیر نہیں لوٹوں گا، اگر میں انقلاب لائے بغیر واپس آؤں تو مجھے گولی مار دینا اب اگر تم اعلان بھی کرتے پھرو کہ اگر پیسے لیے ہوں تو مجھ پر لعنت ہے، اب کون اعتبار کرے گا؟ بھلے وقتوں میں اگر گاؤں میں کسی معزز آدمی کا ایک جھوٹ پکڑا جاتا تو وہ لوگوں کا سامنا نہیں کرتا تھا بلکہ اس کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ میں یہ گاؤں چھوڑ دوں، اس وقت ہم سنا کرتے کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے مگر اب تو جھوٹ گاڑیوں پر سوار ہے اور سچ بے چارا لنگڑا لنگڑا کر پیدل چلتا ہے۔ جھوٹ سکہ رائج الوقت بن چکا ہے۔

دوپہر تک بک گیا بازار کا ہر جھوٹ
اور میں اک سچ کو لے کر رات تک بیٹھا رہا

ٹی وی پر طاہر القادری کی جب تعارفی پٹی چلائی جا رہی تھی تو ان کی تعلیم اور دیگر مشاغل میں یہ بھی شامل تھا کہ موصوف کو عرب کے علماء نے شیخ الاسلام کا خطاب دیا، میں اسے اس صدی کے بدترین جھوٹوں میں سے ایک سمجھتا ہوں۔ جید علماء عرب کی بات چھوڑو اگر سعودی عرب کے کسی قریہ کے محلہ کی مسجد کے امام سے بھی انھیں یہ خطاب دینا ثابت کر دیں تو میں انھیں جماعت اہلحدیث کی طرف سے دس کروڑ روپے انعام دینے کا اعلان کرتا ہوں۔ سعودی عرب میں خالص قرآن وسنت کے عامل اور داعی لوگ ہیں ان جیسے لوگوں کے لیے وہاں اور خطاب تو ہو سکتا ہے شیخ الاسلام کا خطاب نہیں مل سکتا۔

الاستفتاء

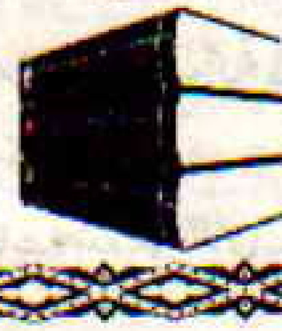

حافظ عبدالوہاب روپڑی

چیونٹیوں کو دوائی کے ذریعے یا دھوپ میں رکھ کر قتل کرنا؟

سوال: بعض دفعہ کھانے والی چیزوں پر چیونٹیاں داخل ہو جاتی ہیں تو ان چیونٹیوں کو دوائی ڈال کر قتل کر دیا جاتا ہے اور بسا اوقات اسی غرض سے ان چیزوں کو دھوپ میں رکھ دیا جاتا ہے تاکہ چیونٹیاں مر جائیں، کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ ہم نے سنا ہے کہ چیونٹیوں کو قتل کرنے سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

سائل: اویس احمد، ہیڈ راج گان منڈی یزمان

الجواب بعون الوھاب: حدیث میں ہے: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الأُمَمِ تُسَبِّحُ. سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ انبیاء میں سے ایک نبی (عزیرؑ یا موسیٰؑ) کو چیونٹی نے کاٹ لیا اُس نبی نے چیونٹیوں کی بل کو جلانے کا حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس نبی کی طرف وحی کی کہ آپ کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تھا تو اس کے بدلے میں آپ نے چیونٹیوں کی پوری بل کو جلا دیا جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی تھیں۔ (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الجهاد ج13 ص25 رقم الحدیث: 3019، مسلم کتاب السلام باب النهی عن قتل النمل ج7 جز 14 ص197 رقم الحدیث: 2241)

دوسری روایت جو کہ سیدنا ابوہریرہؓ سے ہی مروی ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِبَيْتِهَا فَأُحْرِقَ بِالنَّارِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء میں سے ایک نبی درخت کے سائے میں (آرام کے لیے) اترے وہاں انہیں کسی ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تو ان کے حکم سے ان کا سارا سامان درخت کے نیچے سے اٹھا لیا گیا، پھر ان کے حکم سے چیونٹیوں کے پورے چھتے کو جلا دیا گیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی بھیجی کہ تم نے صرف اسی چیونٹی کو سزا کیوں نہ دی جس نے تمہیں کاٹا تھا۔" (کتاب بدء الخلق باب خمس من الدواب فواسق یقتلن فی الحرم ج13 ص176 رقم الحدیث: 3319)

نبی رحمت ﷺ نے چیونٹیوں کو بلا وجہ قتل کرنے سے منع کیا ہے

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةُ وَالنَّحْلَةُ وَالْهُدْهُدُ وَالصُّرَدُ. رسول اللہ ﷺ نے درج ذیل چار جانوروں کے قتل سے منع کیا ہے چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور چڑیا۔" (ابوداود کتاب الادب باب فی قتل الذر ص951 رقم الحدیث: 5267)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَرَةُ فَجَعَلَتْ تَعْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا، رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ: مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ، قُلْنَا: نَحْنُ قَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ. سیدنا عبدالرحمن بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ (سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ) سے بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے بھی تھے۔

(بقیہ ص:8)

تفسیر سورۃ الاعراف

حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ) (قسط نمبر 27)

أَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ۝ (مسلمانو!) اپنے پروردگار کو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے پکارو، یقیناً وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۝ اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد مت کرو، اللہ کو خوف اور (رحمت کی) اُمید کے ساتھ پکارو، یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے۝"

مشکل الفاظ کے معانی

تَضَرُّعًا	گڑگڑا کر
الْمُعْتَدِينَ	حد سے تجاوز کرنے والے

ماقبل سے مناسبت

سابقہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید، کمال قدرت، حکمت اور مخلوق پر اپنے تصرف کو بیان فرمایا تھا اور ان آیات میں توحید الوہیت کو اللہ ہی کے لیے خاص کرتے ہوئے ایک اللہ (وحدہ لاشریک) کو پکارنے اور اسی سے سوال کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

التوضیح

أَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً

یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح اور اظہر من الشمس ہے کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کی مدد، نصرت، رحمت اور کرم وفضل کے محتاج ہیں جبکہ اللہ کسی کا محتاج نہیں وہ تو غنی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ بے نیاز اور قابل تعریف ہے۔ (الفاطر:15)

دعا سب سے افضل عبادت ہے یہ مصائب سے نکلنے کا بہترین راستہ، حاجات کی تکمیل کا مؤثر ذریعہ، بیماریوں سے چھٹکارا پانے اور حصول شفاء کا سبب، مغفرت اور بخشش کی کنجی اور عذاب الٰہی سے بچ کر دخول جنت کے راستہ کو آسان کرنے کا اہم ترین ذریعہ ہے۔

دعا اور فرمان نبوی ﷺ

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ "دعا عبادت ہی ہے" (جامع الترمذی أبواب الدعوات باب منه الدعاء مخ العبادة جز 9 ج 5 ص 74 رقم الحدیث: 3372 سنن ابن ماجه باب الدعاء باب فضل الدعاء ص 631 رقم الحدیث: 3828)

دعا کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ "اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز چیز دعا ہے۔" (جامع الترمذی أبواب الدعوات عن رسول الله جز 9 ج 5 ص 73 رقم الحدیث: 3370 سنن ابن ماجه باب الدعاء باب فضل الدعاء ص 631 رقم الحدیث: 3829 حسن)

اللہ تعالیٰ کس قدر مہربان ہے اس کا اندازہ اس حدیث سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ "جو اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوجاتا ہے" (جامع الترمذی کتاب الدعوات عن رسول الله باب منه من لم یسأل الله یغضب علیه جز 9 ج 5 ص 74 رقم الحدیث: 3373 سنن ابن ماجه باب الدعاء باب فضل الدعاء ص 630 رقم الحدیث: 3829 حسن)

قابل غور بات تو یہ ہے کہ اگر اللہ سے نہ مانگا جائے تو وہ ناراض ہوتا ہے لیکن اگر بدقسمتی سے اس کو چھوڑ کر غیر اللہ سے مدد طلب کی جائے تو وہ کس قدر ناراض ہوگا؟ جبکہ انسانی زندگی کے تمام مسائل کا حل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے دعا سے کئی مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں اور نیکی سے عمر دراز ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "قضاء وقدر کو دعا ہی ٹال سکتی ہے اور عمر میں صرف حسن سلوک ہی اضافہ کرسکتا ہے۔" (جامع الترمذی کتاب القدر باب ماجاء لا یرد القدر الا الدعاء جز 6 ج 3 ص 545 رقم الحدیث: 2139)

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا: إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللهِ بِالدُّعَاءِ "بیشک دعا ان آزمائشوں اور مصیبتوں میں بھی فائدہ دیتی ہے جو آ چکی ہیں یا آنے والی ہیں لہٰذا اے اللہ کے بندو! تم دعا ضرور کیا کرو" (صحیح الترغیب والترھیب کتاب الدعاء باب الترغیب فی کثیرۃ الدعاء ج 2 ص 78 رقم الحدیث: 1634 حسن لغیرہ)

یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے دعا کی اہمیت کے پیش نظر اہل ایمان کو تلقین کی ہے کہ دعا کرو اسی میں دنیا و آخرت کی بہتری اور خیر ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً "اپنے رب کو عاجزی سے اور چپکے چپکے پکارو۔" (الاعراف: 55) ایک دوسرے مقام پر فرمایا: وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ "اور اپنے پروردگار کو عاجزی وانکساری سے دل ہی دل میں خوف اور آہستہ آواز سے پکارتے رہو۔" (الاعراف: 205)

سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ تکبیر وتہلیل کے دوران ہماری آوازیں خوب بلند ہوتیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّهُ مَعَكُمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ "اے ایمان والو! اطمینان اور سکون اختیار کرو تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے بلکہ جس کو تم پکارتے ہو بیشک وہ سننے والا بھی ہے اور جاننے والا بھی ہے۔" (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الجہاد والسیر باب ما یکرہ من رفع الصوت فی التکبیر ج 13 ص 11 رقم الحدیث: 2992 صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب استحباب خفض الصوت بالذکر ج 9 جز 17 ص 23 رقم الحدیث: 2704)

إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ

اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا کہ وہ دعا میں تجاوز کریں یا کسی اور عمل میں۔ کسی حرام اور ممنوع کام کے واقع ہونے کی دعا کرنا یہ بھی دعا میں تجاوز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سیکون قوم یعتدون "عنقریب ایک ایسی قوم ہوگی جو دعا میں تجاوز کرے گی۔" (سنن ابن ماجہ باب الدعاء باب کراھیۃ الاعتداء فی الدعاء ص 637 رقم الحدیث: 3864 صحیح۔ الموسوعۃ الحدیثیۃ مسند الامام احمد بن حنبل ج 27 ص 356 رقم الحدیث: 16801 حسن لغیرہ)

دعا میں اعتداء کی صورتیں

(1) انسان ریاکاری کی وجہ سے دعا کرتے وقت بلند آواز سے چیخے اور چلائے (2) انسان ایسی دعا کرے جس کا حصول محال ہو، جیسے انبیاء کا مقام پانے کی دعا (3) کسی ممنوع کام کو کرنے کی دعا کرنا (4) ایسی دعا کرنا جو کتاب وسنت سے ثابت نہیں (5) دعا میں مسجع اور مقفٰی کلام کا استعمال کرنا۔ (تفسیر قرطبی ج 9 ص 248)

سیدنا عبداللہ بن مغفلؓ نے اپنے بیٹے کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا یا اللہ! جب میں جنت میں داخل ہو جاؤں تو مجھے جنت کی دائیں جانب سفید محل عطا کرنا تو سیدنا عبداللہؓ فرمانے لگے اے میرے بیٹے! سَلِ اللهَ الْجَنَّةَ وَعُذْ بِهِ مِنَ النَّارِ تو اللہ سے جنت کا سوال کر اور تو آگ سے پناہ مانگ فانی سمعت رسول الله سیکون قوم یعتدون فی الدعاء "عنقریب ایک ایسی قوم ہوگی جو دعا اور طہارت میں حد سے تجاوز کریں گے۔" (سنن ابن ماجہ باب الدعاء باب کراھیۃ الاعتداء فی الدعاء ص 637 رقم الحدیث: 3864 صحیح۔ الموسوعۃ الحدیثیۃ مسند الامام احمد بن حنبل ج 27 ص 356 رقم الحدیث: 16801 حسن لغیرہ)

سیدنا عبداللہ بن عباسؓ نے ایک آدمی کو مسجع کلام میں دعا

کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا:فَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنِّي عَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ يَعْنِي لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذَلِكَ الِاجْتِنَابَ ''تو دعا میں مسجع کلام سے بچ، میں نے اسی چیز کا رسول اللہ ﷺ سے عہد کیا تھا اور صحابہ کرامؓ بھی اس چیز سے بچا کرتے تھے۔''(بخاری بشرح الکرمانی کتاب الدعوات باب مایکرہ من السجع فی الدعاءج22ص 115رقم الحدیث:6337)

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا

زمین میں فساد ڈالنا بہت بری چیز ہے جس سے شریعت محمدی منع کرتی ہے لیکن جب زمین میں قیام امن کے بعد معاملات صحیح سمت چل رہے ہوں اس وقت ان معاملات کو بگاڑنے یا فساد پیدا کرنے سے ناقابل تلافی نقصان ہوتا ہے۔اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ زمین میں اصلاح کے بعد تم فساد پیدا نہ کرو۔

وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ

دعا کرتے وقت انسان کے دل میں اللہ کا خوف ہونا چاہیے اور یہ یقین بھی ہونا چاہیے کہ میری تمام مشکلوں اور پریشانیوں کو اللہ ہی ختم کر سکتا ہے کسی دربار کا متولی و گدی نشین نہیں۔جب بھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائیں تو رحمت الٰہی پر مکمل بھروسہ کرتے ہوئے پُرامید ہو کر دعا کریں کیونکہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا کفر ہے۔

اخذ شدہ مسائل

(1)اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا واجب ہے کیونکہ دعا کو رسول اللہ ﷺ نے عبادت قرار دیا ہے۔

(2)دعا کرتے وقت انسان دعا کے آداب کا خیال رکھے مثلاً دعا کرنے والا عاجزی اور انتہاء درجے کی انکساری کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرے اور حالت دعا میں عذاب الٰہی کا خوف اور اس کی رحمت کی اُمید رکھے اور دعا میں بے جا الفاظ کے ساتھ زیادتی نہ کرے۔

(3)زمین میں اصلاح کے بعد فساد پیدا کرنا حرام ہے۔

بقیہ:الاستفتاء

ہم نے اس کے بچے پکڑ لیے تو ان بچوں کی ماں اپنے بچوں کے گرد گھومنے لگی،رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ نے دریافت کیا اس کو بچوں کی وجہ سے کس نے پریشان کیا ہے؟اس کے بچے واپس کرو اور آپ نے چیونٹیوں کا ایک جلا ہوا بل دیکھا تو آپ نے فرمایا:اس کو کس نے جلایا ہے؟ہم نے عرض کی کہ اسے ہم نے جلایا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی کو آگ کا عذاب دے۔

(ابوداود کتاب الادب باب فی قتل الذرص 951رقم الحدیث:5268)

صورت مسئولہ میں چیونٹی کو بلا وجہ قتل کرنے سے شریعت منع کرتی ہے اگر کسی مقام پر وہ زیادہ ہو جائیں اور انسان کے لیے تکلیف اور نقصان کا باعث بنیں تو انھیں کسی دوائی وغیرہ سے قتل کیا جاسکتا ہے لیکن انھیں آگ سے جلانا کسی قیمت بھی درست اور جائز نہیں۔اگر یہ کسی کھانے والی چیز میں داخل ہو جائیں اور اس چیز کو جھاڑنا ممکن ہو تو اسے دھوپ میں رکھنے کی بجائے جھاڑ کر ان کو الگ کر دیا جائے یا پھر وہ چیز اتنی دیر ہی دھوپ میں رکھیں تاکہ یہ چیونٹیاں اس سے باہر نکل جائیں اور انھیں قتل کی غرض سے دھوپ میں پھینکنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔فقط

تبلیغی واصلاحی پروگرام

مورخہ 16اکتوبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء جامع مسجد محمدی اہلحدیث 40دھاریاں تحصیل وضلع ساہیوال میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا منظور احمد،قاری عبدالرحیم کلیم،قاری محمد حسن سلفی،قاری محمد یوسف فاروقی و دیگر نے خطابات کرتے ہوئے کہا کہ صحابہ اور اہل بیت لازم و ملزوم ہیں ان میں سے کسی کا بھی انکار کرنے سے انسان مسلمان نہیں رہ سکتا ان سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو منتظمین کے لیے توشۂ آخرت بنائے۔آمین

(مولانا محمد انور ساجد خطیب مسجد محمد اہلحدیث 40دھاریاں ساہیوال)

نئے اسلامی سال کا استقبال کس طرح؟

سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمۃ اللہ علیہ

دنیا میں جتنی بھی قومیں ہیں انھیں اپنے نئے سال سے گہری دلچسپی ہوتی ہے، اس کی آمد پر دیدہ و دل فرش راہ کرتی ہیں، نئی امیدوں، نئی امنگوں اور نئے حسین پروگراموں کے گلدستے اور ہار ہاتھ میں لیے ان کا استقبال کرتی ہیں اور ہر ایسی حرکت سے پرہیز کرتی ہیں جن سے بدشگونی کے امکانات جنم لیتے ہوں، بڑھتی ہیں اور لپک کر ہاتھ پھیلائے ہوئے اس کو خوش آمدید اھلا وسھلا ومرحبا کہتی ہیں، مانوس نگاہوں سے اسے دیکھتی ہیں، مسکراتے لبوں سے اس سے پیار کرتی ہیں اور بچھڑے ہوئے رفیق سفر کو باہیں پھیلا کر سینے سے لگاتی ہیں۔ اسلام نے تو ہر نئے چاند کو دیکھ کر اس کے استقبال کا بالکل ایک نیا اور اچھوتا طریقہ ہمیں عطا کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی مبارک عادت تھی کہ جب آپ نیا چاند دیکھتے تو اللہ تعالیٰ کے حضور ہاتھ پھیلا کر کھڑے ہوجاتے اور فرماتے: اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ الٰہی اس چاند کو امن وایمان، سلامتی اور اسلام کا چاند کر (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول عند رؤیۃ الھلال جز 9 ص 115 رقم الحدیث: 3451 مشکوۃ کتاب الدعوات باب الدعوات فی الاوقات الفصل الثانی ج 2 ص 960 رقم الحدیث: 2428) ایک اور روایت میں ہے: ھلال خیر ورشد وھلال خیر ورشد وھلال خیر ورشد امنت بالذی خلقك الٰہی خیریت اور ہدایت کا چاند ہو میرے مولیٰ خیریت اور ہدایت کا چاند ہو الٰہی خیریت اور ہدایت کا چاند ہو میرا اس ذات پر ایمان ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر فرماتے ہیں: الحمد لله الذی ذهب بشهر كذا وجاء بشهر كذا حمد ہے اس ذات کی جو وہ مہینہ لے گیا اور یہ لے آیا۔ (ابوداود کتاب الادب باب مایقول الرجل اذا رأی الھلال ص 921 رقم الحدیث: 5092 مشکوۃ کتاب الدعوات باب الدعوات فی الاوقات الفصل الثالث ج 2 ص 969 رقم الحدیث: 2451)

غور فرمایئے: نئے چاند کی آمد پر امن وسلامتی اور ایمان واسلام کے لیے کس قدر سوز وگداز سے دعائیں کی جارہی ہیں اور اس کے ساتھ یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ ماہِ محرم کا جب نیا چاند ہوتا ہے تو بعض گوشوں میں اس کا استقبال کس انداز سے کیا جاتا ہے؟ نغمات حمد وثناء اور امن وسلامتی کے ساتھ یا اس کے سراسر خلاف؟ ماہِ محرم ہمارے سن ہجری کا پہلا مبارک مہینہ ہے، ہجرت کے ذریعے کفار مکہ کے ذنگ وفساد سے مسلمانوں نے نجات پائی، اسلام نے ترقی کی، کلمہ توحید کا بول بالا ہوا، شرک وبدعت کے جھنڈے سرنگوں ہوئے اور اسلامی حکومت کے قیام کے لیے زمین ہموار ہوئی۔ فرمایئے: ان خصائص کے بعد اپنے اس نئے سال یا نئے ماہ کا استقبال شرک وبدعت کے مظاہروں سے کرنا چاہیے یا سجدۂ تشکر، روزوں، حمد وثناء اور دعا کے ساتھ؟

ماہِ محرم اللہ کا مہینہ ہے، دشمن نہیں ہے، اس کا استقبال اھلا وسھلا ومرحبا اور دعا وثناء سے ہونا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ سانحہ کربلا اسلامی تاریخ کا پہلا اور آخری دردناک واقعہ نہیں بلکہ اس قسم کے واقعات سے اسلامی تاریخ بھری پڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو کڑی آزمائشوں سے گزرنا پڑا، ان پر آرے چلائے گئے، ان لوگوں کا گوشت لوہے کی کنگھیوں سے ان کی ہڈیوں سے نوچا گیا، درندوں کے سامنے ڈال کر ان کی تکہ بوٹی کی گئی، ان کو اٹھا کر دہکتی ہوئی آگ کے شعلوں میں پھینک دیا گیا، ان کے بچوں کو ممتا کی چھاتیوں سے چھین کر دیواروں پر پٹخ دیا گیا، ایک شخص نہیں بلکہ ایک عہد کے تمام اللہ والوں کے لیے خندقیں کھودی گئیں ان میں ایندھن بھر کر آگ بھڑکائی گئی، جب جہنم کی طرح اس کے شعلے بلند ہوئے تو خندقوں کے اردگرد مغرور حکمران کرسیاں ڈال کر بیٹھ گئے اور حکم دیا کہ کلمہ حق پڑھنے والوں کو یہاں لایا جائے اور جو خدائے وحدہ لاشریک کے حضور جھکتے اور ان کی خدائی کو تسلیم نہیں کرتے ان کو ان بھٹیوں میں ڈال دیا جائے، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آخر خدا تعالیٰ کا غضب جوش میں آیا، آگ نے لپک کر ان سنگ دل مغروروں کو پکڑ لیا اور جہنم رسید کیا، اصحاب الاخدود یہی لوگ تھے۔

غرض حق کی راہ میں ظلم وستم سہنے والوں سے اسلامی تاریخ بھری پڑی ہے، کس کس کو روؤ گے۔ ہاں ان سب کا حق یوں ادا ہوسکتا ہے کہ آپ بھی راہ حق میں اسی طرح ڈٹ جائیں جس طرح وہ ڈٹے تھے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہر حال میں اس کی توفیق بخشے۔ آمین

خلیفہ ثانی امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

حافظ عبدالوہاب روپڑی

نام ونسب

نام عمر، کنیت ابوحفص، لقب فاروق، والد کا نام خطاب اور والدہ کا نام حنتمہ تھا

سلسلہ نسب

عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن ریاح بن عبداللہ

مسلمانوں پر تشدد

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی کا ستائیسواں سال تھا کہ ریگستان عرب میں آفتاب اسلام طلوع ہوا۔ عمر رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے والے مسلمانوں پر بہت ہی سختی کرتے۔ ان کے خاندان کی ایک کنیز مسلمان ہوئی اس کو اتنا مارتے کہ مارتے مارتے تھک جاتے لیکن وہ کسی کو بھی اسلام سے بددل نہ کر سکے۔

قبول اسلام

قریش کے سربرآوردہ اشخاص میں ابوجہل اور سیدنا عمر فاروقؓ اسلام اور رسول کریم ﷺ کی دشمنی میں سب سے زیادہ سرگرم تھے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے لیے بالخصوص دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ "اے اللہ! ابوجہل یا عمر بن خطاب سے جو تجھے زیادہ پیارا ہے اسی کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرمادے، اللہ تعالیٰ کو عمر زیادہ محبوب تھے (اس لیے انھیں ہدایت عطا فرمادی)۔

(جامع ترمذی)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا ایک مشہور واقعہ ہے جو تلوار اٹھا کر رسول کریم ﷺ کو قتل کرنے کے ارادے سے جانے کے متعلق ہے اور پھر سورۂ حدید یا سورۂ طٰہٰ کی تلاوت اپنی بہن فاطمہ سے سننے کے بعد اسلام لانے کے بارے میں ہے۔ اس واقعہ پر محدثین نے منکر کا حکم لگایا ہے یعنی یہ واقعہ ثابت نہیں۔ (دارقطنی باب الطھارۃ۔ مستدرک حاکم 59/4 میزان الاعتدال تذکرہ قاسم بن عثمان بصری)

اس کے علاوہ مسند احمد میں ایک تابعی کی زبان سے سیدنا عمرؓ کے اسلام لانے کا ایک واقعہ مروی ہے وہ اس باب میں سب سے زیادہ محفوظ ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک شب نبی ﷺ کو تنگ کرنے کی نیت سے نکلا، آپ مسجد حرام میں داخل ہوگئے اور نماز شروع کردی۔ آپ نے سورۂ حاقہ کی تلاوت فرمائی اور میں سنتا رہا۔ قرآن مجید کے نظم واسلوب نے تو مجھے حیرت میں ڈال دیا۔ دل میں قریش کے کہنے کی طرح سوچا۔ اللہ کی قسم یہ شاعر ہے، ابھی یہ خیال آیا ہی تھا کہ آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ۝ (الحاقۃ: 41-40) یہ ایک معزز رسول کا کلام ہے کسی شاعر کی بات نہیں بہت تھوڑے ہو تم جو ایمان لاتے ہو۔ میں نے کہا یہ تو کاہن ہے میرے دل کی بات جان گیا ہے، اس کے بعد ہی آپ ﷺ یہ آیت پڑھی: وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (الحاقۃ: 43-42) یہ کاہن کا کلام بھی نہیں تم بہت کم نصیحت پکڑتے ہو، یہ تو جہانوں کے پروردگار کی طرف سے اترا ہے۔ آپ نے یہ سورت آخر تک تلاوت فرمائی اس کو سن کر اسلام پوری طرح میرے دل میں گھر کر گیا۔ (مسند احمد 1/17)

صحیح بخاری میں بھی ایک روایت سیدنا عمر فاروقؓ سے بیان ہوئی ہے کہ بعثت سے کچھ پہلے یا اس کے متصل بعد ہی وہ ایک بت خانہ میں سوئے تھے کہ انھوں نے دیکھا ایک بت پر قربانی چڑھائی گئی اور اس کے

اندر سے آواز آئی کہ اے صلیح! ایک فصیح البیان کہتا ہے لا الٰہ الا انت اس آواز کا سنتا تھا کہ لوگ بھاگ کھڑے ہوئے لیکن میں کھڑا رہا کہ دیکھوں اس کے بعد کیا ہوتا ہے کہ پھر وہی آواز آئی، اس واقعہ کو تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ لوگوں میں چرچا ہوا کہ یہ نبی ہیں۔ (صحیح بخاری بشرح الکرمانی کتاب مناقب الانصار باب اسلام عمر ؓ رقم الحدیث: 3866)

واقعے کی ترتیب یوں معلوم ہوتی ہے کہ بت سے لا الٰہ الا انت کی ندائے غیب پر انھوں نے لبیک نہیں کہا بلکہ توحید کی طرف میلان پیدا ہوا ہوگا، اس وقت نبوت کا اعلان ابھی نہیں ہوا تھا، پھر آپ کی دعا کے اثر سے اور آپ کی زبان سے براہ راست قرآن مجید کی تلاوت سے مشرف باسلام ہوئے۔

ہجرت

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سن 7 نبوی میں اسلام لائے اور 13ھ نبوی میں ہجرت ہوئی۔ جب مسلمانوں کو مدینہ کی طرف ہجرت کی اجازت ملی تو سیدنا عمر فاروقؓ بھی اس کے لیے آمادہ ہو گئے، بارگاہ نبوت سے اجازت لے کر چند آدمیوں کے ساتھ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے اور اس شان کے ساتھ روانہ ہوئے کہ سب سے پہلے مسلح ہو کر مشرکین کے مجمعوں سے گزرتے ہوئے خانہ کعبہ پہنچے، نہایت اطمینان سے طواف کیا نماز پڑھی پھر مشرکین سے مخاطب ہو کر کہا کہ جس کو مقابلہ کرنا ہو وہ مکہ سے باہر نکل کر مقابلہ کرے لیکن کسی کو ہمت نہ ہوئی اور وہ مدینہ روانہ ہو گئے۔

(زرقانی 1/371)

غزوات اور دیگر حالات

غزوۂ بدر میں سیدنا فاروق اعظمؓ اپنی رائے، تدبر، جانبازی اور پامردی کے لحاظ سے ہر موقع پر رسول اللہ ﷺ کے دست و بازو بنے رہے، عاص بن ہشام جو رشتہ میں ان کا ماموں تھا خود ان کے خنجر سے واصل جہنم ہوا۔ (تفسیر ابن جریر)

بدر کا میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا، 70 کافر قتل ہوئے اور اتنے ہی قید ہوئے، قیدیوں سے کیا سلوک کیا جائے؟ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے رائے لی۔ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی رائے تھی کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے جبکہ سیدنا عمر فاروقؓ نے اس رائے سے اختلاف کیا اور کہا کہ ان سب کو قتل کر دینا چاہیے۔ علیؓ عقیل کی گردن ماریں اور جو میرا عزیز ہے اسے میں قتل کر دوں۔ رسول کریم ﷺ کی شان رحمت نے سیدنا صدیق اکبرؓ کی رائے پسند کی اور فدیہ لے کر چھوڑ دیا۔

بارگاہ الٰہی میں یہ چیز پسند نہ آئی اس پر عتاب ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی: مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ۔ کسی نبی کے لیے مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس قیدی ہوں یہاں تک وہ خونریزی کرے۔ (الانفال: 67) رسول کریم ﷺ اور سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے گریہ وزاری کی۔ (صحیح مسلم کتاب الجهاد والسیر باب الامداد بالملائکة) اسی طرح غزوۂ احد، غزوۂ خندق میں بھی سیدنا عمر فاروقؓ نبی رحمت ﷺ کے ہم رکاب رہے، بیعت رضوان میں بیعت کرنے والوں میں شامل تھے لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

غزوہ خیبر

7ھ ہجری میں واقعہ خیبر پیش آیا، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے خیبر مفتوح کروایا۔ خیبر کی تمام زمین نبی کریم ﷺ نے مجاہدین صحابہ میں تقسیم کر دی۔ چنانچہ ایک ٹکڑا ثمغ نامی عمر رضی اللہ عنہ کے حصے میں آیا انھوں نے اسے راہ اللہ میں وقف کر دیا (صحیح بخاری کتاب التفسیر) اسلامی تاریخ میں یہ پہلا وقف تھا جو عمل میں آیا، فتح مکہ اور غزوۂ حنین کے موقعوں پر بھی آپ رسول کریم ﷺ کے ساتھ رہے۔

فضائل

سیدنا فاروق اعظمؓ کی فضیلت ومنقبت ایک ایسا موضوع ہے جس میں انھیں زبان نبوت سے بہت ہی انفرادیت حاصل ہے۔

(1) رسول کریم ﷺ نے اپنا خواب بیان کیا کہ میں نے جنت میں ایک محل دیکھا جس میں ایک عورت وضو کر رہی تھی، میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے؟ فرشتوں نے کہا عمرؓ کا، مجھے عمر کی غیرت یاد آ گئی اور میں واپس پلٹ آیا، یہ سن کر سیدنا عمر فاروقؓ نے رونا شروع کر دیا اور عرض کی: اعلیك

اغار یارسول الله اے اللہ کے رسول! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

(صحیح بخاری کتاب فضائل اصحاب النبی حدیث:3680)

(2) ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: والذی نفسی بیدہ مالقیک الشیطن سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک ۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! شیطان وہ راستہ چھوڑ کر چلتا ہے جس راستے سے اے عمر! تیرا گزر ہو جائے۔ (مرجع سابق رقم الحدیث:3682)

(3) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مازلنا اعزۃ منذ أسلم عمر ۔ عمر کے اسلام قبول کرنے کے بعد ہمیں بہت عزت ملی۔

(حوالہ سابق رقم الحدیث:3684)

(4) اُحد پہاڑ کے حرکت کرنے پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اثبت احد فما علیک الا نبی اوصدیق أوشہیدان۔ اے اُحد! ٹھہر جا تجھ پر آج نبی صدیق اور دو شہید موجود ہیں، اس وقت آپ کے ساتھ ابوبکر و عمر اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم تھے۔ (مرجع سابق رقم الحدیث:3686)

(5) سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: لقد کان فیمن کان قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر انبیاء فان یکن فی امتی منھم احد فعمر ۔ بنی اسرائیل میں ایسے لوگ موجود رہے جن سے انبیاء کے علاوہ (فرشتے) بھی کلام کرتے تھے۔ میری امت میں اگر کوئی ایسا ہوگا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(حوالہ سابق رقم الحدیث:3689)

ایک روایت کے الفاظ ہیں: لقد کان فیما کان قبلکم من الامم محدثون فان یکون فی امتی احد فانہ عمر ۔ سابقہ امتوں میں محدث ہوتے تھے (جن سے فرشتے کلام کرتے یا انہیں القا یا کشف ہوتا) میری امت میں اگر کوئی محدث ہوگا تو وہ عمرؓ ہوگا۔ (حوالہ سابق)

(6) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ما سمعت عمر لشیء یقول لشیء قط انی لأظنہ کذا الا کما یظن. میں نے جب بھی عمرؓ کو کسی معاملے میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرا اس بابت یہ گمان ہے تو وہ ان کے گمان کے مطابق ہی ظہور پذیر ہوتا۔ (صحیح بخاری بشرح الکرمانی کتاب مناقب الانصار باب اسلام عمر رقم الحدیث:3866)

ایک روایت کے الفاظ ہیں: ان الله جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ ۔ اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کے دل اور زبان پر حق جاری کر دیا ہے۔

(جامع ترمذی)

یہ رتبہ بلند ملا جسے مل گیا

قرآن مجید کی بعض آیات سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے موقف اور رائے کے مطابق نازل ہوئیں۔

(1) غزوہ بدر کے قیدیوں کے بارے جو رائے عمر رضی اللہ عنہ نے پیش کی اللہ نے اس کے مطابق آیات نازل فرمائیں تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔

(2) سیدنا عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ تین مواقع پر اللہ نے میری موافقت (میں آیات نازل) فرمائیں۔

میں نے عرض کی کہ ہمیں مقام ابراہیم کو جائے نماز (وہاں نماز پڑھنی چاہیے) بنانا چاہیے تو یہ آیت نازل ہوئی: وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى مقام ابراہیم کو (دو رکعت نماز پڑھ کر) جائے نماز بناؤ۔ (البقرۃ:125) میں نے عرض کی یارسول اللہ! آپ کی ازواج مطہرات کو پردہ کرنا چاہیے تو اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب نازل فرمائی۔

جب آپؐ کی تمام بیویاں ایک غیرت (واقعہ شہد) پر آپ کے پاس جمع ہوئیں میں نے آپ کی ازواج سے کہا: عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن اگر نبی ﷺ تم سب کو طلاق دے دیں تو قریب ہے اللہ اپنے نبی کو تم سب سے بہتر بیویاں عطا فرما دے تو یہی الفاظ سورۃ التحریم آیت نمبر 5 میں نازل ہوئے۔ (صحیح بخاری بشرح الکرمانی کتاب الصلوٰۃ رقم الحدیث:402)

(3) سیدنا عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں: جب عبداللہ بن ابی فوت ہوا تو رسول کریم اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو سیدنا عمرؓ نے رسول کریم ﷺ کا کپڑا پکڑ کر عرض کی یارسول اللہ! آپ اس پر نماز پڑھ رہے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کو اس سے منع کیا ہے تو آپ نے فرمایا: اے عمر! اللہ نے مجھے اختیار دیا ہے۔ استغفر لھم اولا تستغفر لھم

ان تستغفرلهم سبعین مرۃ (اے نبی!) ان کے لیے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں اگر آپ ان کے لیے ستر مرتبہ بھی معافی مانگیں۔ میں عنقریب ستر مرتبہ سے زیادہ بخشش مانگوں گا عرض کی، وہ منافق ہے، آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی تو اللہ نے (موافقت عمر میں) یہ آیت نازل فرمادی: وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ (التوبہ:84) (اے نبی!) ان میں کسی کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ ان کی قبر پر کھڑے ہوں کبھی بھی۔ (صحیح بخاری بشرح الکرمانی کتاب التفسیر تفسیر سورۃ التوبہ رقم الحدیث:4670)

خلافت

سیدنا فاروق اعظمؓ کو سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے بذات خود خلیفہ نامزد کیا اور مفید نصیحتیں کیں۔ وصیت نامہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے لکھا کتابت کے دوران سیدنا ابوبکر صدیقؓ پر غشی طاری ہوگئی، سیدنا عثمان غنیؓ نے خود ہی سیدنا عمر فاروقؓ کا نام لکھ دیا۔ ہوش آنے پر سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: سناؤ کیا لکھا ہے؟ جب سیدنا عمرؓ کا نام سنا تو اللہ اکبر پکار اٹھے۔

دورخلافت اور فتوحات

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بہت سے علاقے مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئے۔ ان کے دور میں اتنی فتوحات ہوئیں کہ یہاں ان کا جائزہ پیش کرنا مشکل ہے، فتوحات عراق اور قادسیہ کی معروف فتح بھی ان کے دورِ خلافت کا زریں باب ہے۔

فتوحات شام میں یرموک کی فتح بہت اہمیت رکھتی ہے۔ قیصر کے قسطنطنیہ جانے کی یہی وجہ تھی کہ اس نے شام کو الوداع کہا اور اس فتح کا مژدہ سن کر سیدنا عمرؓ نے سجدہ شکر ادا کیا، عیسائیوں سے بیت المقدس بھی آپ کے دورِ خلافت میں آزاد ہوا آپ بذات خود معاہدہ لکھنے کے لیے وہاں تشریف لے گئے اور بخیر وخوبی واپس تشریف لائے۔

مصر کی فتوحات بھی آپ کے دور خلافت میں ہوئیں، فتح اسکندریہ کے بعد تمام مصر میں بھی اسلام کا سکہ بیٹھ گیا اور بہت سے قبطی برضا ورغبت حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

عدل وانصاف

۔ لقب فاروق سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ حق و باطل کے درمیان برہنہ شمشیر تھے۔ خلافت فاروقی کا سب سے نمایاں وصف عدل و انصاف ہے ان کے عہد میں کبھی سر مو بھی انصاف سے تجاوز نہیں ہوا۔ ایک دفعہ عمرو بن عاصؓ کے صاحبزادے عبداللہ نے ایک شخص کو بے وجہ مارا تو عمر فاروقؓ نے اسی مضروب سے ان کو کوڑے لگوائے۔ عمرو بن عاصؓ بھی موجود تھے اور دونوں باپ بیٹے نے خاموشی سے عبرت کا تماشا دیکھا اور دم نہ مار سکے۔ (استیعاب)

احتساب

خلیفہ وقت کا سب سے بڑا فرض حکام کی نگرانی اور قوم کے اخلاق وعادات کی حفاظت ہوتا ہے۔ سیدنا عمر فاروقؓ اس فرض کو نہایت اہتمام کے ساتھ انجام دیتے تھے۔ خالد بن ولید (سیف اللہ) رضی اللہ عنہ جو اپنی جانبازی اور شجاعت کے لحاظ سے تاج اسلام کے گوہر شاہسوار اور اپنے زمانے کے نہایت ذی عزت اور صاحب اثر بزرگ تھے محض اس لیے معزول کر دیے گئے کہ انھوں نے ایک شخص کو انعام دیا تھا۔ سیدنا عمرؓ کو خبر ہوئی تو انھوں نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سپہ سالار اعظم کو لکھا کہ خالد نے یہ انعام اپنی گرہ سے دیا تو اسراف کیا اور بیت المال سے دیا تو خیانت کی دونوں صورتوں میں وہ معزولی کے قابل ہیں۔ (ابن اثیر 2/48)

اصول مساوات

اصول مساوات کی بناء پر وہ کسی شخص کے لیے کسی قسم کا امتیاز پسند نہیں کرتے تھے۔ سیدنا عمرو بن عاصؓ نے مصر کی جامع مسجد میں منبر بنایا تو لکھ بھیجا کہ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ باقی مسلمان نیچے بیٹھے ہوں اور تم اوپر بیٹھو۔

ایک دفعہ ابی بن کعبؓ سے کچھ نزاع ہوئی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ہاں مقدمہ پیش ہوا سیدنا عمرؓ ان کے پاس گئے انھوں نے تعظیم کے لیے جگہ خالی کر دی تو فرمانے لگے یہ پہلی ناانصافی ہے جو تو نے اس مقدمہ میں کی ہے یہ کہہ کر اپنے فریق کے برابر بیٹھ گئے۔

یہی بھید تھا کہ طرز معاشرت نہایت سادہ اور غریبانہ رکھی تھی، سفر وحضر میں، جلوت وخلوت میں، مکان اور بازار میں، کوئی شخص ان کو کسی علامت سے پہچان نہیں سکتا تھا کہ یہ خلیفہ وقت ہیں، قیصر وکسریٰ کے ایلچی مسجد نبوی میں آکر ڈھونڈتے تھے کہ خلیفہ اسلام کہاں ہیں؟ حالانکہ خلیفہ وقت وہیں پیوند لگے کپڑے پہنے کسی گوشے میں بیٹھا ہوتا تھا۔

(الفاروق شبلی ص 304)

مذھبی خدمات

اشاعت اسلام کے بعد سب سے بڑا کام خود مسلمانوں کی مذہبی تعلیم وتلقین اور شعار اسلامی کی ترویج تھی اس کے متعلق عمر رضی اللہ عنہ کی مساعی کا سلسلہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور سے شروع ہوتا ہے۔ قرآن مجید جو اساس اسلام ہے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اصرار ہی سے کتابی صورت میں عہد صدیقی میں مرتب کیا گیا تھا اس کے بعد اپنے عہد میں انھوں نے درس وتدریس کا رواج دیا، معلمین وحفاظ اور موذنوں کی تنخواہیں مقرر کیں۔ (سیرۃ العمرین)

اللہ کا خوف

جو دل خشوع وخضوع اور خوف الٰہی سے خالی ہے اس کی حقیقت ایک مضغہ گوشت سے زیادہ نہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خشوع وخضوع کے ساتھ رات بھر نمازیں پڑھتے صبح ہونے کے قریب گھر والوں کو جگاتے اور یہ آیت پڑھتے **وامر اھلك بالصلوۃ** (موطا امام مالک) نماز میں ایسی سورتیں پڑھتے جن میں قیامت کا ذکر یا اللہ کی عظمت کے جلال کا بیان ہوتا اور اس قدر متاثر ہوتے کہ روتے روتے ہچکی بندھ جاتی۔

شداد بن اوسؓ کا بیان ہے کہ باوجودیکہ میں پچھلی صف میں رہتا تھا لیکن عمر رضی اللہ عنہ آیت **انما اشکوا بثی وحزنی** پڑھ کر اس قدر روتے تھے کہ میں رونے کی آواز سنتا تھا۔

سیدنا حسنؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ سیدنا عمر فاروقؓ نماز پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے **اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ** تیرے رب کا عذاب یقینی ہے اس کو کوئی دفع کرنے والا نہیں تو اتنا روئے کہ روتے روتے آنکھیں سوج گئیں۔

زھدو قناعت

دنیا طلبی اور حرص تمام بداخلاقیوں کی بنیاد ہے۔ سیدنا عمر فاروقؓ کو اس سے طبعی نفرت تھی، ان کے ہم مرتبہ معاصرین کو اعتراف تھا کہ وہ زہد وقناعت میں سب سے آگے ہیں، سیدنا عمر فاروقؓ کا جسم کبھی نرم اور ملائم کپڑے سے مس نہیں ہوا۔ بدن پر بارہ بارہ پیوند کا کرتہ، سر پر پھٹا ہوا عمامہ اور پاؤں میں پھٹی ہوئی جوتیاں ہوتی تھیں آپؓ اسی حالت میں قیصر وکسریٰ کے سفیروں سے ملاقات کرتے تھے۔ ایک دفعہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ اور سیدہ حفصہؓ نے مشورہ دیا کہ اب اللہ نے خوشحالی عطا فرمائی ہے، آپؓ کے پاس بادشاہوں کے سفراء اور عرب کے وفود آتے ہیں آپ کو طرز معاشرت میں تغیر کرنا چاہیے تو سیدنا عمر فاروقؓ فرمانے لگے کہ افسوس! تم دونوں امہات المومنین ہو کر دنیا طلبی کی ترغیب دیتی ہو۔

رفاہ عام

فریضۂ خلافت کی حیثیت سے رفاہ عام کے لیے بھی انھوں نے بہت خدمات سرانجام دیں اور ذاتی حیثیت سے ہر لحہ خلق اللہ کی نفع رسانی کے لیے وقف تھا۔ اپنی غیر معمولی مصروفیات میں سے مجبور، بے کس اور اپاہج آدمیوں کی خدمت گزاری کے لیے وقت نکال لیتے تھے۔ سیدنا طلحہؓ کا بیان ہے ایک روز علی الصبح امیر المومنین کو ایک جھونپڑے میں جاتے دیکھا خیال ہوا فاروق اعظم کا کیا کام ہے؟ دریافت سے معلوم ہوا کہ اس میں ایک نابینا ضعیفہ رہتی ہے اور وہ روزانہ اس کی خبر گیری کے لیے جایا کرتے تھے۔

شھادت

مغیرہ بن شعبہ کے پاس ایک پارسی غلام فیروز نامی کنیت ابولؤلو تھی نے سیدنا عمر فاروقؓ سے اپنے آقا کے بھاری محصول مقرر کرنے کی شکایت کی اور شکایت بے جا تھی۔ سیدنا فاروق اعظمؓ نے توجہ نہ دی اس پر وہ اتنا ناراض ہوا کہ صبح کی نماز میں خنجر لے کر اچانک حملہ کر دیا اور متواتر چھ وار کیے تو سیدنا عمرؓ زخم کی تاب نہ لاتے ہوئے گر پڑے، سیدنا عبدالرحمن

بن عوف رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ (مستدرک حاکم)

یہ ایسا کاری زخم تھا کہ اس سے آپ جانبر نہ ہوسکے لوگوں کے اصرار پر چھ اشخاص (جو عشرہ مبشرہ بالجنۃ تھے) کو منصب خلافت کے لیے نامزد کیا کہ ان میں سے جس کسی پر پانچوں کا اتفاق ہوجائے اسے اس منصب کے لیے منتخب کرلیا جائے، ان کے نام یہ ہیں علی، عثمان، زبیر، طلحہ، سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمن بن عوف (رضی اللہ عنہم اجمعین) اس مرحلہ سے فارغ ہونے کے بعد سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن ہونے کی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ذریعے سے اجازت لی۔

(صحیح بخاری)

ازواج واولاد

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مختلف اوقات میں متعدد نکاح کیے اوران کی ازواج کی تفصیل یہ ہے (1) زینب ہمشیرہ عثمان بن مظعونؓ مکہ میں مسلمان ہوکر فوت ہوگیں۔ عبداللہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما ان کے بطن سے تھے (2) قریبہ بنت میتہ المخزومی مشرکہ ہونے کے باعث انھیں طلاق دے دی تھی (۳) ملیکہ بنت جرول مشرکہ ہونے کی وجہ سے انھیں بھی طلاق دے دی تھی، ان کے بطن سے عبیداللہ پیدا ہوئے (4) عاتکہ بنت زید کو بھی طلاق دے دی تھی (5) مدینہ آکر عاصم بن ثابت انصاریؓ کی صاحبزادی جمیلہ سے نکاح کیا۔ کسی وجہ سے انہیں بھی طلاق دے دی تھی (6) ام کلثوم اخیر عمر میں ان کو خیال ہوا کہ خاندان نبوت سے تعلق پیدا کریں رسول اللہ ﷺ کی نواسی فاطمہؓ کی نوردیدہ تھیں 17ھ میں چالیس ہزار درہم پر ان سے نکاح کیا۔

اولاد

آپؓ کی لخت جگر سیدہ حفصہؓ اُمہات المومنین میں شامل ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات میں شامل تھیں، اسی وجہ سے آپ نے اپنی کنیت ابوحفص رکھی، بیٹے یہ ہیں عبداللہ، عاصم، ابوشحمہ، عبدالرحمن، زید، ان سب میں عبداللہ اور عبیداللہ اور عاصم اپنے علم وفضل اور مخصوص اوصاف کے لحاظ سے نہایت مشہور ہیں۔ (طبقات ابن سعد تذکرہ عمر بن خطاب)

سیدنا علی المرتضیٰ ؓ کا ایمان افروز خطبہ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے یہ خطبات عالیہ پر کسی قسم کے تبصرہ کی ہم قطعاً ضرورت محسوس نہیں کرتے کہ ہاتھ کنگن کو عارسی کیا؟ کے مصداق ہیں ان میں تقیہ بازی کی جوت لگانی بھی ناممکن ہے کیونکہ ان خطبات کے وقت آپ خلیفہ وقت اور سیاہ وسپید کے مالک تھے۔ مزید برآں آپ بلا کے غیور وجسور حق گوئی کے پیکر اور راستبازی کے خوگر تھے۔

تاہم اتنا ضرور کہہ دیتے ہیں کہ ان خطبات عالیہ میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی یکتائی ڈنڈھورچیوں کی ڈھولکی بیچ چوراہے کے پھوٹ چکی ہے۔

آج دعویٰ ان کی یکتائی کا باطل ہوگیا
روبرو ان کے جو آئینہ مقابل ہوگیا
ہوا ہے مدعی کا فیصلہ میرے حق میں اچھا
زلیخا نے کیا خود دامن پاک ماہ کنعاں کا

شہدائے اسلام کانفرنس

اہلحدیث یوتھ فورس ضلع ساہیوال کے زیراہتمام 9نومبر بروز اتوار بعداز نماز عشاء مرکزی جامع مسجد طوبیٰ اہلحدیث L-134/9 تحصیل وضلع ساہیوال منعقد ہورہی ہے جس میں شیر پنجاب مولانا منظور احمد، مولانا حافظ یوسف پسروری، مولانا محمد اسحاق اوکاڑوی، حافظ ذاکرالرحمن صدیقی، مولانا محمد اقبال قصوری ودیگر علمائے کرام خطابات فرمائیں گے، اہل اسلام سے شرکت کی پرزور اپیل ہے۔ (منجانب: قاری محمد حسن سلفی سیکرٹری جنرل اہلحدیث یوتھ فورس ضلع ساہیوال)

مبارکباد

ہم مولانا محمد ابراہیم محمدی کو جماعت اہلحدیث میں شمولیت اختیار کرنے پر تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کی توفیق بخشے۔ آمین

(منجانب: جماعت اہلحدیث ضلع فیصل آباد)

تقلید کے پردے میں دھرم کوٹی کی قلابازیاں

محمد احسان الحق علی پارک لاہور کینٹ

مطلق فقہ سے نفرت و انکار

صفحہ 26 پر مطلق فقہ سے نفرت و انکار کی شہ سرخی کے تحت مولف کتمان حق کرتے ہوئے اہل حدیث پر خوب برسے، جبکہ یہ مکتبہ فکر تو چاروں آئمہ کی وہ تمام باتیں مانتا ہے جو کتاب وسنت کے موافق اور قریب تر ہیں جبکہ مقلدین اس وصف سے محروم ہیں۔ کیا مجال کہ کوئی حنفی باوجود امام شافعی کو برحق ماننے کے ان کی وہ بات مان لے جو احادیث صحیحہ کے مطابق ہو جیسے استفتاح نماز کے وقت کندھوں تک ہاتھ اٹھانا بسم اللہ جہراً پڑھنا ان لوگوں نے تو احادیث کا بھی بٹوارہ کر رکھا ہے مگر اہلحدیث تمام احادیث کو عزیز از جان سمجھتے اور ان پر عمل کرتے ہیں۔

اس ضمن میں صفحہ ہذا پر جو قرآنی آیات اور حدیث پیش کی گئی ہے کیا اس سے مراد فقہ مذاہب اربعہ ہیں؟ جبکہ اس وقت تو آئمہ اربعہ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے ایسی واہیات تفسیر کرنے والوں پر قرآن کی وہ آیت صادق آتی ہے جس میں یہود ونصاریٰ سے کہا گیا: قُلْ اَتُحَآجُّوْنَ فِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِیْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ. کہہ دیجئے! کیا تم ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو کہ وہ عامل بالتورات والانجیل تھے حالانکہ تورات اور انجیل تو نازل بھی اس کے بعد ہوئی تھیں کیا تمہیں عقل نہیں؟ (آل عمران:65)

کیا اسی کا نام فقہ ہے؟

جس فقہ کی مصنف موصوف بات کرتے ہیں اس سے تو خدا کی پناہ، کتب فقہ (ہدایہ، درمختار، عالمگیری، کنز قدوری، شرح وقایہ اور فتاویٰ قاضی خان وغیرہ) میں ایسی اخلاق سوز اور حیا باختہ باتیں مرقوم ہیں کہ لکھتے ہوئے قلم بھی شرما جائے۔ فقہی آئینہ کی چند جھلکیاں دیکھ کر آپ بھی ذرا پانی پانی ہوتے جایئے: (1) اپنے آپ سے زنا (لواطت) کرنے پر غسل واجب نہیں ہوتا۔ (درمختار) لا حول ولا قوۃ الا باللہ کیا احناف ایسا ناممکن غلیظ کام بھی کر لیتے ہیں؟ (2) کم عمر لڑکی یا مردہ عورت کے ساتھ بے حیائی کرنے والے پر حد جاری نہیں ہوتی (درمختار، عالمگیری، ہدایہ، شرح وقایہ) (3) تکبیر پڑھ کر کتا ذبح کر کے اس کی کھال کا مصلی بنایا جا سکتا ہے (درمختار/ ہدایہ) (4) جلق (مشت زنی) جائز ہے (ہدایہ) دوسروں کو نصیحت اور خود میاں فصیحت، ص 36 پر مشت زنی کے جواز کا الزام لگا کر اہلحدیث کو کوسا لیکن اپنے گریبان میں نہ جھانکا (5) اجارہ، کرایہ پر لی گئی عورت سے زنا پر حد نہیں (درمختار، عالمگیری/ کنز) پھر متعہ کیوں حرام؟ (6) جنت میں اغلام بازی کا وجود ہوگا (درمختار) جس نے دنیا میں یہ کام کیا ان کے حق میں نہ صرف ابراہیم خلیل کی دعا رد کر دی گئی بلکہ ان کے علاقے کو الٹ کر اوپر سے پتھروں کا مینہ برسا دیا گیا (7) محرمات سے نکاح کر کے اور حلال جان کر صحبت کرنے پر حد ساقط ہو جاتی ہے۔ (ہدایہ، درمختار/ عالمگیری/ شرح وقایہ/ قدوری) (8) اگر کوئی حنفی شافعی ہو جائے تو تعزیر لگے گی (درمختار/ عالمگیری) دوسری طرف بوقت ضرورت دوسروں کی فقہ پر عمل کر لینا جائز (مجموعہ فتاویٰ، رد المحتار) (9) سور کے بالوں سے استفادہ کیا جا سکتا ہے (درمختار، عالمگیری/ ہدایہ، شرح وقایہ) (10) جانور سے جماع کرنے پر حد نہیں۔ (درمختار/ عالمگیری/ ہدایہ، شرح وقایہ) پستی کوئی حد سے گزر تا دیکھے تلک عشرۃ کاملۃ مزید شرمندہ ہونا چاہیں تو حقیقۃ الفقہ از مولانا حافظ محمد یوسف جے پوری کا مطالعہ فرمائیں 14 طبق روشن ہو جائیں گے۔

شر ذمۃ قلیلہ

اگرچہ مصنف نے اہل تشیع اور اہلحدیث کو ایک صف میں کھڑا کر رکھا ہے تاہم کبھی کسی اہلحدیث نے کسی مقلد کی تکفیر نہیں کی۔ البتہ غیر اللہ

سے استمداد کا نظریہ رکھنے والے کا ایمان شرک کی آلودگی سے یقیناً گدلا ہے ایسے لوگ پہلے بھی ہو گزرے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: وَمَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ۔ احناف کے اندر کئی گروہ بن چکے ہیں ان کے دیوبندی حضرات بریلویہ کے بارے میں کیا کچھ کہتے ہیں؟ کیا بریلویہ کی تعداد ان سے زیادہ نہیں؟ پھر اہل تشیع اور اہلحدیث بھی مصنف کی نظر میں گمراہ ہیں۔

یہ ایک آفاقی حقیقت ہے کہ امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور احمد بن حنبلؒ آئمہ اہل حدیث تھے تو کیا دیوبندی ہی شرذمۂ قلیلہ نہ ٹھہرے؟ کیا اس طرح ہر ایک کو سائڈ پہ کر کے گروہ آوارہ کی پھبتی کسنا درست ہے، خواہ اس کی زد میں خود ہی آرہے ہوں؟ ہاں! قاضی عیاض کی زد میں اہل تشیع ہی آتے ہیں جو صحابہ کی تکفیر کرتے ہیں۔ اہلحدیث کے نزدیک تمام صحابہ کرامؓ عدول ہیں، یہ آئمہ اربعہ میں سے کسی کی تکفیر نہیں کرتے بلکہ تمام محدثین ان کی آنکھوں کے تارے ہیں۔ محدثین کرام کا جو عقیدہ اور مذہب مؤلف نے بیان کیا ہے کہ وہ کسی ایک خاص فرقے سے تعلق نہیں رکھتے تھے وہ حنفی بھی تھے اور شافعی بھی، وہ مالکی بھی تھے اور حنبلی بھی۔ ہم مولانا سے مودبانہ اور دردمندانہ التجا کرتے ہیں کہ آئیے! آپ بھی وہی راہ محدثین اپنا لیجیے تا کہ ہمارا اور آپ کا باہمی اختلاف مٹ ہی جائے۔

اور ہاں ہمیں شرذمہ قلیلہ کا طعنہ بھی منظور ہے۔ قرآن مجید میں ہے: قليل من عبادي الشكور ''تھوڑے بندے ہی شکر گزار ہوتے ہیں'' اور فرمایا: ان تطع اكثر من في الارض يضلوك عن سبيل الله ''اگر تم زمین میں اکثریت کے پیچھے لگو گے تو وہ تمہیں گمراہ کر دیں گے'' پھر فرمایا: كم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله۔ ''کتنے ہی قلیل جتھے بڑے بڑے لشکروں پر اللہ کے حکم سے غالب آئے، یہ طعنہ بھی کفار و مشرکین نے اہل اللہ کو دیا تھا۔

اہل تشیع سے مواقفت

دھرم کوٹی صاحب نے اہلحدیث کی اہل تشیع سے مشابہت ثابت کرنے کی غرض سے بعض باتیں کی ہیں ان کا جائزہ لیتے اور دیکھتے ہیں کہ اہل تشیع سے قریب تر کون ہیں؟

آیئے ملاحظہ فرمائیں: صفحہ 40 پر حضور فرماتے ہیں: ''نماز میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے میں غیر مقلدوں اور شیعوں میں موافقت ہے'' مگر شاید جناب کو معلوم نہیں کہ فقہ حنفی میں اس کے جواز کا فتویٰ موجود ہے (درمختار/ ہدایہ/ شرح وقایہ) سوائے اہل تشیع سے موافقت کہنا جہل تعصبانہ کی دلیل ہے پھر یہ کہ اہلحدیث تو نماز وتر میں ہاتھ اٹھا کر دعائے قنوت کرتے ہیں جبکہ اہل تشیع وتر پڑھتے ہی نہیں۔ دوسری طرف شاید جناب نے دھیان نہیں دیا، احناف خود دعائے قنوت کے لیے اہل تشیع کی طرح رفع الیدین کرتے ہیں اور تب انھیں عیلِ شمس والی حدیث بھی یاد نہیں رہتی جس کی آڑ میں يحرفون الكلم عن مواضع کا مصداق بن کر اہلحدیث پر بے جا طعن کر کے بقول امام بخاری رحمہ اللہ اپنی جہالت کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔

جمع بین صلوتین

اہلحدیث اس کے جواز کے قائل ہیں لیکن ان کا یہ معمول نہیں جیسا کہ نبی ﷺ نے دو، دو نمازیں بغیر کسی خوف و خطر اور خرابی موسم کے مسجد میں اکٹھی پڑھا کر جواز بخشا مگر اسے معمول نہیں بنایا، لہٰذا اسے شیعہ سے موافقت کہنا جہالت ہے کیونکہ اہل تشیع کے ہاں یہ معمول پہ عمل ہے۔ اگر کہا جائے کہ تقلید میں حنفیہ اہل تشیع سے مشابہت و مماثلت رکھتے ہیں تو بے جا نہیں ہوگا۔ وہ امام جعفر صادق کی تقلید کر کے جعفری اور یہ امام ابوحنیفہ کی تقلید کا دعویٰ کر کے حنفی کہلاتے ہیں۔ فانظر ماذا ترىٰ اگر کسی عمل میں اہل تشیع سے مماثلت و موافقت شیعیت ہے تو مالکیہ کے بارے میں آپ کیا فرمائیں گے جو انھی کی طرح ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے ہیں۔؟

عمل کثیر

مصنف نماز میں قنوت کے لیے ہاتھ اٹھانے کو تو عمل کثیر کہتے ہیں مگر خود نماز میں ہاتھ ہلا کر سلام کا جواب دینا بلکہ عورت کی شرمگاہ کو دیکھنا جائز سمجھتے ہیں۔ مصنف نے ایک حدیث تحریر کی جس میں ہے کہ ایک شخص نے تشہد میں سلام پھیرنے سے پہلے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو ایک صحابی رسول ﷺ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ اس وقت تک ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے

جب تک نماز سے فارغ نہیں ہو جاتے تھے۔

الحمد للہ! اہلحدیث بھی ایسا ہی کرتے ہیں اگر بالفرض یہ اعتراض اہلحدیث پر آتا ہے تو احناف بھی تو اس کی زد میں آتے ہیں وہ بھی نماز وتر میں سلام سے پہلے کیا بلکہ وہ تو رکوع سے بھی پہلے دعا کے لیے رفع الیدین کرتے ہیں

جھری نمازِ جنازہ

مولانا صاحب نے صفحہ 39 پر جہری نماز جنازہ کا مسئلہ بھی چھیڑا ہے جبکہ نبی ﷺ سے اس کا ثبوت ملتا ہے، ہاں اہلحدیث اس کے جواز کے قائل ہیں تفضیل کے نہیں، اہلحدیث تو سری اور جہری دونوں طرح نماز جنازہ کے قائل و عامل ہیں مگر چونکہ احناف نے جہری نماز جنازہ نہ پڑھانے کی قسم کھا رکھی ہے اس لیے اہلحدیث اس سنت کا احیاء چاہتے ہوئے جہراً پڑھاتے ہیں۔ اس نیک نیتی پر یار لوگ بجائے خوش ہونے کے اسی طرح ناراض ہوتے ہیں جس طرح یہود آمین بالجہر اور سلام سے جلتے ہیں۔

یہ سب بھی آپ کا مذھب ھے

وطی فی الدبر اور کتے کے بارے میں علامہ وحید الزماں نے جو کہا ہم اس کے ذمہ دار نہیں اس کا جواب ہم ابتداء میں ایک جملے میں دے چکے ہیں۔ علامہ موصوف تو دنیا چھوڑ گئے اب آپ کے لیے میدان کھلا ہے چاہیں تو کسی اجنبیہ سے سوائے فرج کے وطی فرمائیں یا لباس پر روپے برابر ٹی مل کر اور نبیز سے وضوء کر کے کتے کی کھال پر کھڑے ہو کر فارسی، انگریزی یا اردو جس زبان میں چاہیں نماز ادا فرما کر عوام کو اپنی فقہ سے روشناس کراتے پھریں یہ سب آپ ہی کے مذہب میں جائز ہے۔

حضور اپنے گھر کی خبر تو لیجئے ارہا کتے کا پاک ہونا تو یاد رہے کہ اسے گود میں بٹھا کر نماز پڑھنا اہلحدیث کا نہیں بلکہ احناف کا مذہب ہے۔ براوردزاور عتار ج2 اور ہدایہ ج 1 کا مطالعہ فرمائیے۔ علامہ وحید الزماں بھی حنفی بھی رہے تھے اگر انھوں نے یہ بات کر دی تو احناف کو تو بغلیں بجانی چاہئیں۔

حفظ قرآن

اس سلسلے میں تو مصنف نے جو کذب بیانی کی اس کے بارے میں کچھ لکھنے کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ اس جھوٹ کا بھانڈا تو ہر رمضان میں پھوٹتا رہے گا۔ لفظ حدیث سے چڑنے والوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ شوافع اور حنابلہ میں سے بعض امام کے ساتھ ساتھ اور بعض سکتات امام کے دوران فاتحہ پڑھتے ہیں۔ البتہ احناف کی گنگا الٹی بہتی ہے کہ اگر کوئی کسی امام کے مقلد ہو کر بات کریں تو ٹھیک اور ہم حدیثِ رسول کے حوالے سے بات کریں تو آتش فشاں پھٹ پڑے واہ رے تیری شوئی قسمت ساء ما یحکمون۔ اسی طرح آیت و اذا قری القرآن تو نازل ہی فرضیت نماز سے پہلے ہوئی تھی، کیا فرضیت سے پہلے تنسیخ ممکن ہے؟ لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب کو اس بناء پر قابل التفات نہ سمجھنا کہ مخالف قرآن ہے، اللہ اور اس کے رسول پر بہتان عظیم ہے۔

اہل اسلام کا اجماع ہے کہ حدیث بھی وحی الٰہی ہے تو کیا وحی جلی و خفی میں تضاد ہے؟ یا اس کا مطلب یہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نعوذ باللہ قرآن کے خلاف بھی فرمایا کرتے تھے یا پھر نعوذ باللہ آپ ﷺ کے ذہن میں مذکورہ آیت قرآنی نہیں رہی تھی اور نہ ہی اللہ نے اصلاح فرمائی۔ مالکم کیف تحکمون۔

پھر یہ کہنا کہ امام احمد فرماتے ہیں: اجمع الناس علی ان ھذہ الایۃ فی الصلوۃ حنفی ہو کر بات احمد کی؟ ارے مطلب کی بات سن کر تو نے اپنے امام کی تقلید کا پٹا ہی گلے سے اتار دیا؟ یہ بھی آپ ہی کے مذہب کا طرۂ امتیاز ہے۔ کاش اسی اصول پر ہی آپ پکے رہتے جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے اور ہاں یاد رکھیے اگر ہم نے آپ اس بات کی قلعی کھولی تو الجھن آپ ہی کو ہوگی۔ (ختم شدہ)

ضرورت رشتہ

(1) ایک طلاق یافتہ لڑکی کا رشتہ درکار ہے سلفی حضرات رابطہ کر سکتے ہیں، نیز ضلع گوجرانوالہ کے رہائشی کو ترجیح دی جائے گی۔

(2) اگر کسی کو پنجابی خطیب کی ضرورت ہو تو درج ذیل نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

(منجانب: قاری عبدالغفار صدیقی 0333-8464179)

سیدنا حسینؓ کے فضائل ومناقب

وقار عظیم بھی میر محمدی

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: ''حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے ہوں، اللہ رب العزت اُسے محبوب جانے جو حسین سے محبت کرے۔'' (ترمذی: 3775) سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ اپنے گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے، آپ کے دونوں کندھوں پر حسنؓ و حسینؓ سوار تھے، آپ ان سے پیار کر رہے تھے۔ ایک شخص نے سوال کیا اے اللہ کے رسول! آپ کو ان سے محبت ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: ہاں! پھر فرمایا: جس نے ان سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ (مسند امام احمد: 9973)

بلاشبہ حسنؓ وحسینؓ کی محبت ایمان کا حصہ ہے، ان کی تعظیم و تکریم کرنا اہل ایمان کی نشانی ہے، ان سے حسد وبغض رکھنا کفار کا شیوہ ہے سیدنا حسینؓ اپنے معصوم زمانہ طفلی میں آپ ﷺ کو جو کام کرتے دیکھتے وہ ذہن پر نقش ہو جاتا تھا اور حافظہ اسے عمر بھر کے لیے محفوظ کر لیتا۔ کتب احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؓ چھوٹی عمر میں ہی نبی رحمت ﷺ کے عالی اخلاق وکردار کو اپنانے اور طور طریقوں پر چلنے لگ گئے تھے جس کی کئی ایک مثالیں موجود ہیں مثلاً:

آپ وضوء کرتے اور نماز پڑھتے تو سنت کے مطابق، مسائل بیان کرتے تو حدیث کے موافق، جواب دیتے تو ایسا نپا تلا کہ معقول و مدلل کہ اس میں ارشادات نبویؐ کی جھلک نمایاں طور پر موجود ہوتی تھی۔ کلام الٰہی سے بے پناہ محبت وعقیدت تھی، دن رات تلاوت قرآن مجید اور ذکر و اذکار میں مشغول رہتے یقیناً آپ کی ساری زندگی اتباع سنت کا آئینہ تھی۔

یاد رکھیں! پوری زندگی آپ نے کسی مسئلے پر قیاس آرائی سے کام نہیں لیا بلکہ ہمیشہ کتاب وسنت کے مطابق عمل کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپؓ کی زندگی میں کوئی مثال ایسی نہیں ملتی کہ انھوں نے کوئی فیصلہ یا فتویٰ کتاب وسنت کے خلاف دیا ہو۔ جس نے صدیقہ کائنات جیسی فاضلہ سے استفادہ کیا ہو وہ ہستی دینی و دنیوی علوم میں کیسے تشنہ رہ سکتی تھی؟ آپ یقیناً علم وعرفان کا گہوارہ تھے۔ لوگ تو علم وعرفان پر ناز کرتے ہیں میں کہتا ہوں اللہ کی قسم! علم وعرفان آپؓ پر ناز کرتا تھا۔

آپؓ کی پوری زندگی کتاب وسنت کے سانچے میں ڈھل چکی تھی بلکہ سیدنا حسینؓ کا فرمان ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل نہیں کرتا وہ حضور سے محبت نہیں رکھتا۔ ایک مرتبہ سیدنا علی المرتضیٰؓ کہیں باہر تشریف لے گئے تو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور سنت رسول کی اتباع پر بہت زور دیتے ہوئے فرمایا: چونکہ میں خود سنت نبوی کا پابند ہوں، ہمارے گھر کے تمام افراد کتاب وسنت پر ہی عمل کرتے ہیں اس لیے میں کسی ایسے کام کو دیکھ کر جو نبی ﷺ سے ثابت نہ ہو خاموش نہیں رہ سکتا۔ میں ہر اس شخص سے لڑوں گا جو دین میں بدعتیں نکالے گا، جو محدثات کو ایجاد کرے گا، جو سنت کی خلاف ورزی کرے گا، ایسا شخص مردود ہے، مردود ہے، مردود ہے اور میرے نانا محترم نے اس پر لعنت کی ہے۔''

سیدنا حسینؓ بہت ہی سخی دل انسان تھے، آپ کی سخاوت کے بے شمار واقعات کتابوں میں مذکور ہیں۔ بطور مثال صرف سعدیؒ کے ایک شعر کا خلاصہ قارئین کی نظر کیے دیتا ہوں، آپؒ فرماتے ہیں: ''محتاجوں کے لیے آپؓ کا دست کرم بہت کھلا تھا، کسی سوالی کو خالی ہاتھ لوٹانا برا سمجھتے تھے، ضرورت مندوں کو ان کی حاجت سے زیادہ دیتے تھے، بھوکوں کو روٹی، بے لباسوں کو کپڑا، ناداروں کو روپیہ دینے میں انھیں خاص لطف آتا تھا، کوئی مقروض ہوتا تو اس کا قرض ادا کر دیتے، یتیموں اور مسکینوں کی پرورش فرماتے،

ضعیفوں اور بیواؤں کی مدد کرتے اور جس وقت آپ کو کوئی رقم وغیرہ ملتی تو وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرکے قرار پاتے تھے'' اسی طرح آپ کی مہمان نوازی بھی بے مثال تھی۔

ایک دفعہ کسی سفر میں ایک غریب عورت نے آپ کو کھانا کھلایا اور بکری کا گوشت بھون کر آپ کی خدمت میں پیش کیا، کچھ مدت کے بعد جب وہ عورت کسی کام کی غرض سے مدینہ منورہ آئی تو حسین ؓ نے اسے ایک ہزار درہم اور ایک ہزار بکریاں مرحمت فرمائیں۔

(بحوالہ: حسین ؓ سب کا ص 104-105)

آپ ؓ بہت متواضع اور خاطر مدارت میں کوئی کمی نہ اٹھا رکھنے والے انسان تھے، ایک دفعہ عراق سے کچھ آدمی آئے، آپ کے دروازے پر دستک دی، آپ ؓ باہر تشریف لائے ہر ایک سے مصافحہ و معانقہ کیا، پھر ایک صاف مکان میں ان کو ٹھہرایا، فوراً دو بکریاں ذبح کرائیں اور کھانا تیار کرایا، جب کھانا تیار ہو گیا تو باوجود یہ کہ خدام حاضر تھے آپ ؓ بنفس نفیس مہمانوں کے ہاتھوں کو دھلانے لگے، مہمانوں نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا، خادم الگ برتن کھینچنے لگے مگر آپ ؓ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: مجھے ثواب کیوں نہیں لینے دیتے؟

جبکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''جو شخص متواضع ہے اللہ اس کو عظمت اور رفعت بخشتا ہے اور جو تکبر کا مظاہرہ کرتا ہے وہ ذلیل و رسوا ہوتا ہے'' (شعب الایمان بیہقی: 8140) کیا ہم حسین ؓ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں؟ اگر نہیں تو سمجھ لیجیے ہماری حسین ؓ سے محبت زبانی ہے قلبی و عملی نہیں۔

قناعت پسندی کا یہ حال تھا کہ جو کچھ ملتا اسی پر گزر بسر کر لیتے اور اس سے زیادہ کی خواہش نہ رکھتے تھے، بعض اوقات روکھی روٹی چبا لیتے بعض دفعہ خشک چپاتی پر قانع رہتے۔ اسی طرح مصیبت کے وقت صبر کرنا اور مشکلات میں کثرت کے ساتھ عبادت کرنا سیدنا حسین ؓ کے امتیازی اوصاف تھے۔

انارۃ البصائر کے ص 297 پر روایت موجود ہے کہ سیدنا حسین ؓ نے میدان کربلا میں اپنی ہمشیرہ سیدہ زینب ؓ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا: ''اے بہن! جو میرا حق تم پہ ہے اس کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ میری مصیبت و مفارقت پر صبر کرنا، پس جب میں مارا جاؤں تو ہرگز منہ نہ پیٹنا اور اپنے بال نہ نوچنا اور گریبان چاک نہ کرنا کیونکہ تم فاطمۃ الزہرا ؓ کی بیٹی ہو، جس طرح انھوں نے پیغمبر خدا ﷺ کی مصیبت پر صبر فرمایا تھا اسی طرح تم بھی میری مصیبت پر صبر کرنا۔''

ایک مرتبہ آپ کسی سخت مصیبت میں محصور ہو گئے کسی فرد و بشر کو کچھ معلوم نہ تھا کہ آپ کس پریشانی میں مبتلا ہیں، اسی وقت نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور انتہائی خشوع و خضوع سے نوافل ادا کیے اور بارگاہ الٰہی میں روتے اور دعا مانگتے رہے جس پر اللہ تعالیٰ نے مصیبت دور کر دی۔ جب احباب کو علم ہوا تو کہنے لگے حضرت ہمیں کیوں نہیں بتایا جہاں تک بس چلتا ہم آپ کی مدد کرتے، صبر و استقامت کے پیکر سیدنا حسین ؓ فرمانے لگے: بھائیو! میری اس مصیبت اور مشکل کو اللہ کے سوا کوئی ٹال نہیں سکتا تھا پھر میں کیوں دوسروں سے شکایت کر کے اس کا ناشکرا بنوں اور بے صبری سے کام کیوں لوں؟ صرف اسی کے دربار میں کیوں نہ جھکوں جو مشکلات کو حل کرنے اور مصائب و آلام سے نجات دینے والا ہے۔

اسی طرح کسی اور مشکل وقت میں آپ ؓ نے خاص رات نوافل و ادعیہ میں گزار دی تو اللہ قادر مطلق نے مشکل کو حل فرما دیا۔ اس کے برعکس یہ کہنا کہ امام صاحب روزانہ ایک ہزار رکعتیں پڑھتے اور پوری پوری رات عبادت میں گزار دیتے تھے، خدارا! من گھڑت روایات اور مبالغہ آرائیوں پر مبنی واقعات بیان کرنے سے پرہیز کریں۔

سیدنا حسین ؓ نہایت جری، بے مثل راسخ العزم اور بڑے نڈر تھے۔ دل میں اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ رکھتے تھے، کوئی ارادہ کرتے تو پہاڑ کی طرح قائم رہتے اور ہر بات جرأت مندی سے کرتے تھے، عبید اللہ بن زیاد، شمر اور ابن سعد جیسے لوگوں کے سامنے آپ نے جس جرأت و دلیری اور حوصلے سے مافی الضمیر کا اظہار کیا اس کی مثال ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گی۔ ملوک و حکام، وزراء و سفراء و دیگر لوگ جو غیر ممالک سے آتے ان کے ساتھ ایسی کمال گفتگو فرماتے کہ وہ دنگ رہ جاتے آپ کی پائیداراور

دو ٹوک گفتگو سن کر دشمن لرز جاتے اور ان کے ارادے تبدیل ہو جاتے تھے

آپ شرم و حیاء کا مجسمہ تھے۔ کبھی بھی کوئی ناشائستہ بات اور غیر مہذبانہ لفظ منہ سے نہ نکالتے تھے۔ اگر کوئی انسان بری بات کرتا یا گندا لفظ، تایا نالی گلوچ کرتا تو آپ اس سے نفرت کا اظہار کرتے اور اسے اچھی بات کہنے کی تلقین فرماتے تھے۔ آپؓ مستورات کے قریب سے گزرتے تو منہ ایک طرف کر لیتے یا ڈھانپ لیتے ایک مرتبہ چند نوجوان لڑکیاں ننگے منہ باتیں کر رہی تھیں، آپؓ نے دیکھا تو انہیں ڈانٹ پلائی اور فرمایا: ’’مسلم زادیاں بے نقاب ہو کر باہر نہیں نکلتیں‘‘

تمام صحابہ کرام آپؓ سے انتہاء درجہ محبت کرتے تھے جب بھی آپ ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑے ہو کر آپؓ کا استقبال کرتے اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ صحابہ کرامؓ اور اہل بیت بلاشبہ یکجان دو قالب تھے، دونوں ایک ہی چراغ کے پرتو تھے ان کے عقائد ونظریات بھی ایک تھے، دونوں قرآن وسنت کے حامل وعامل تھے، دونوں توحید و سنت کے والہ و شیداء اور شرک وبدعت سے متنفر و بیزار تھے۔ آج بھی جو لوگ اسی نظریے کے پیروکار ہیں حقیقت میں وہی لوگ صحابہؓ واہل بیتؓ کے پیروکار ہیں، ہمیں دونوں کے ساتھ ایک سا رشتۂ عقیدت ومحبت رکھنا چاہیے کیونکہ کسی ایک سے عقیدت ومحبت اور دوسرے سے بغض رکھنا جائز نہیں۔

آپؓ بہت مؤدب اور شائستہ اور منکسر المزاج طبیعت کے مالک تھے۔ بڑوں کا احترام کرنا فرض سمجھتے اور کسی کی بے ادبی کرنا گناہ تصور کرتے تھے۔ آپؓ کو عبادت وریاضت کا بہت شوق تھا، چھوٹی ہی عمر میں قرآن مجید کی اکثر سورتیں یاد کر لی تھیں، آپ رضی اللہ عنہ فی الواقع عابد اور شب زندہ دار تھے۔ نماز فجر، نماز عشاء اور نماز تہجد میں بہت آہ وزاری کرتے۔ اللہ کے خوف سے کانپتے اور تضرع وعاجزی سے بار بار دعائیں مانگتے تھے۔ آپؓ تبلیغی فرائض کو بھی بہت احسن طریقے سے ادا کرتے تھے، جہاں بھی شرپسندوں یا فتنہ پردازوں کی کوئی جماعت دیکھتے تو انہیں بے دھڑک اللہ اور اس کے رسول کا پیغام سناتے اور دین حنیف کو صحیح طور پر اختیار کرنے کی دعوت دیتے۔ راستے میں اگر کوئی زندیق مل جاتا تو اس کے ساتھ بہت نرم اور نتیجہ خیز گفتگو کرتے ہوئے ایسے مدلل طریقے سے تبلیغ کرتے کہ وہ لاجواب ہو کر چلا جاتا یا پھر اسلام کا خادم بن کر رہ جاتا

المختصر جس نے سردار دو جہاں ﷺ کے کندھوں پر سواری کی ہو، فاطمۃ الزاہراؓ جیسی بے مثل ماں اور علی المرتضیٰؓ جیسے باب العلم سے اعلیٰ شرافتوں کا سبق سیکھا ہو جو صحابہ کرامؓ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو ایسی مبارک ہستی کے فضائل ومناقب کو بیان کرنا اور احاطہ تحریر میں لانا ناممکن ہے۔

حکیم عبید اللہ کو صدمہ

مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل چونیاں ضلع قصور کے نائب امیر حکیم عبید اللہ سلفی مولاپوری کی اہلیہ محترمہ اور مولانا صدیق الحسن مولاپوری خطیب جامع مسجد حرا اہلحدیث چھانگا مانگا کی والدہ ماجدہ تقریباً 70 برس کی عمر میں 15 ستمبر 2014 کو قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ان کی نماز جنازہ مولانا شفیق الرحمن فرخ نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں مولانا محمد شفیع، حافظ حسن محمود، مولانا عنایت اللہ امین، مولانا محمد صدیق سلیم، مولانا بارک اللہ صمصام، قاری محمد رفیق زاہد اور دیگر نے شرکت کی۔ تعزیت کے لیے رابطہ نمبر: 0301-4973606

محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی کو صدمہ

مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل کوٹ رادھا کشن کے نائب امیر حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی کی خالہ صاحبہ اور مولانا عبدالقادر ڈاہروی خطیب راج گڑھ اوکاڑہ کی والدہ محترمہ 80 برس کی عمر میں 7 اکتوبر 2014 کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئی ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مولانا عطاء اللہ حنیف نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں مولانا عبدالرحمن، میاں محمد امین، مولانا محمد حسن محمود اور چوہدری عبدالشکور سمیت احباب گرامی نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ قارئین کرام مرحومین کی بخشش و مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا فرمائیں۔ حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی سے رابطہ کے لیے 0301-4481583 ڈائل کریں۔ (شریک غم: محمد اسلم پیارا پریس سیکرٹری مرکزی جمعیت اہلحدیث کوٹ رادھا کشن)

شیخ الحدیث مولانا ثناء اللہ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ

ابوطلحہ بن ثناء اللہ مجاہد

تاریخ کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں ایسی بہت کم شخصیات ہیں جنھوں نے اپنے خیالات اور سوچ و افکار کو تعمیری رخ دیا ہو اور اپنے ارادوں کو حقیقت کا روپ دیا ہو۔ علم کے زیور کے ساتھ ساتھ خود کو تقویٰ کے زیور سے آراستہ کر کے میدان عمل کو بھی زیر کیا ہو اور حقیقی معنوں میں دین اسلام کی مدد کی ہو۔ خدائے بزرگ کا مولانا مجاہد پر بڑا احسان ہے کہ ان کا تعلق بھی انہی نایاب شخصیات سے ہے۔

یہ دنیا دارفانی ہے مٹ جانے والی ہے مگر کامیاب ہے وہ جس نے دنیا میں دل نہ لگایا بلکہ اس دنیا کو قید جانا جیسا کہ رسول ﷺ نے فرمایا: **الدنیا سجن المومن و جنة الکافر** مومن کو دنیا اچھی نہیں لگتی مومن کی زندگی مصائب وتکالیف کا محور رہتی ہے۔ رنج والم مومن سے چمٹے رہتے ہیں یہاں تک کہ مومن اس دارفانی سے رخصت ہو جاتا ہے مومن کو اللہ نے اس خوبی سے متصف کیا ہوتا ہے کہ وہ دنیا کے دھوکے کو دنیا کی حقیقت کو جان لیتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مومن دنیا کو قلیل اور آخرت کو وسیع میدان سمجھتا ہے۔

موت ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کسی کو انکار نہیں۔ انبیاء بھی اس حقیقت کا سامنا کر چکے ہیں لیکن سرخرو وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے مقصدِ تخلیق کے انتخاب میں غلطی کا مرتکب نہیں ہوتا، یقیناً وہ شخص باسعادت ہے جسے اللہ نے دین کی سمجھ سے نوازا۔

رسول ﷺ کا ارشاد ہے: **من یرد اللہ بہ خیراً یفقہ فی الدین** "اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتے ہیں۔" کتنا خوش بخت ہے وہ شخص جس نے اپنی زندگی کے قیمتی شب و روز اور قیمتی لمحات دین کی تبلیغ کے لیے وقف کر دیے الحمد للہ مولانا مجاہد کا شمار بھی انہی لوگوں میں ہوتا ہے۔

مولانا کا تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں داخلہ

مولانا صاحبؒ بیان کرتے تھے کہ جب میں کلاس میں ہوتا اس وقت تو پڑھائی میں دل لگا رہتا مگر جب چھٹی ہو جاتی تو میں ریل کی پٹڑیوں پر چلتا جاتا اور روتا جاتا، پھر ایسا ہوا کہ صوفی عبداللہ صاحبؒ نے مجھے دیکھ اور مجھے اپنے پاس بٹھانا شروع کر دیا اور میں بھی صوفی صاحبؒ کی خدمت کرنے لگا، کلاس کے فارغ اوقات میں صوفی مرحوم کے ساتھ وقت گزارنا میں نے اپنا روزمرہ کا معمول بنا لیا۔ وہ مجھ سے بے حد محبت کرتے تھے اور بہت دعائیں دیا کرتے تھے، اسی طرح میرا مدرسے میں دل لگ گیا۔

مدرسہ سے فراغت اور عملی میدان میں آغاز

1968ء میں مولانا مجاہد پیر یعقوبؒ سے بخاری پڑھ کر فارغ ہوئے اور آپ نے اپنی عملی زندگی کا آغاز بہاولنگر کے گاؤں حافظ والا سے کیا، ایک سال یہاں دینی کام کرنے کے بعد آپ نے برکت پورہ فیصل آباد میں کچھ عرصہ کام کیا پھر آپ نے بہاولنگر کے علاقہ بھی والا کا انتخاب کیا اور تعلیم الاسلام ماموں کانجن والے مدرسے کے نام پہ 1972ء میں ایک دینی تعلیمی ادارے کی بنیاد رکھی، جس کا آغاز ایک جھونپڑے کی صورت میں کیا۔ آپ نے پہلا جمعہ پڑھایا تو اس وقت آپ کے مقتدیوں کی تعداد صرف سات تھی۔ ابتدائی تبلیغ آپ نے کچھ اس طرح کی کہ سائیکل پر سپیکر لگا کر چوکوں میں، مسجدوں میں توحید کا پرچار کرتے اور بعض اوقات ایسے ہوتا کہ آپ کو مخالفت اور تشدد کا سامنا کرنا پڑتا جس کی مثالیں موجود ہیں۔

ایک مرتبہ آپ بھی والا کے گاؤں چک نمبر 183/7R میں تقریر کر رہے تھے کہ دوران تقریر اہل بدعت نے آپ پر تشدد اور پتھراؤ شروع کر دیا یہی آپ کی جدوجہد اور محنت رنگ لائی اور آج اس علاقے

میں اہلحدیث کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک اور واقعہ ہے کہ 439/6R میں آپ نے دو گھنٹے بڑی شاندار تقریر کی تقریر ابھی ختم ہی ہوئی تھی کہ ایک شخص گھوڑا دوڑاتا ہوا مسجد میں داخل ہوا اور کہنے لگا میں تو بڑی دور سے آپ کی تقریر سننے کے لیے آیا ہوں آپ مجھے دوبارہ تقریر سنائیں۔ آپ نے اس کی محبت کو دیکھتے ہوئے دوبارہ پھر وعظ شروع کر دیا، ان تمام محنتوں اور کاوشوں کا ثمر یہ ہے کہ کھگی والا کے یہ تمام چکوک میں اہلحدیثوں کی کثیر تعداد موجود ہے۔ یہ وہ چکوک اور علاقے ہیں جہاں پہلے اہلحدیثوں کا وجود ہی نہیں تھا۔ مولانا مجاہدؒ نے شیخ شریف چنگوانی کی وساطت سے بیسیوں عظیم الشان مساجد تعمیر کروائیں۔

تبلیغی پروگراموں کا انعقاد

مولانا مرحوم نے کھگی والا کی سرزمین پر بے شمار تبلیغی پروگرام کروائے اور ان تبلیغی پروگراموں کا بڑا فائدہ ہوتا رہا۔ اکثر پروگراموں میں آپ مولانا حافظ عبدالقادر روپڑیؒ اور مولانا محمد حسین شیخوپوریؒ کو مدعو کیا کرتے تھے۔

ایک دفعہ ایسا ہوا کہ آپ نے مذکورہ دونوں علماء کو بلایا اور گاؤں کے بریلوی اور دیوبندی متفق ہو گئے کہ اگر یہ دونوں عالم کھگی والا میں اترے تو ان کو مارا پیٹا جائے گا۔ مولانا نے ان کی دھمکی کا کوئی اثر نہ لیا اور اپنے دینی جذبے سے اپنی جماعت کے کچھ لوگوں کو اکٹھا کیا اور کھگی والا کے اڈے میں مذکورہ دونوں علماء کا پرتپاک استقبال کیا۔ اللہ کے فضل سے مخالفین کو جرأت نہ ہوئی کہ وہ اہل حق کے قافلے پر حملہ آور ہوں، یہ تبلیغی پروگرام بڑا کامیاب رہا۔

مولانا روپڑی صاحبؒ کی تقریر ابھی جاری تھی کہ تھانے دار نے کہا کہ منظوری کا ٹائم ختم ہو گیا ہے سپیکر بند کر دیں۔ اللہ مغفرت فرمائے مردِ مجاہد حافظ عبدالقادر روپڑیؒ کی، انھوں نے فرمایا: گانا بجانے والوں کو فحاشی پھیلانے والوں کو تو کھلی چھٹی ہے مگر قرآن سنانے والوں پر پابندی ہے یہ کہہ کر مولانا نے اپنی تقریر جاری رکھی اور اس تبلیغی پروگرام کی وجہ سے کئی لوگ مسلک حق سے وابستہ ہوئے۔

مجاہد کا لقب

جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں دوران تعلیم آپ اپنی پڑھائی سے فارغ اوقات صوفی عبداللہ کی رفاقت میں گزارتے، ابھی آپ زیر تعلیم ہی تھے کہ صوفی عبداللہؒ نے آپ کو ماموں کانجن میں جمعہ پڑھانے کو کہا کہ آپ نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جمعہ پڑھایا۔ صوفی صاحبؒ جمعہ پڑھ کر بہت خوش ہوئے اور انعام بھی دیا اور مجاہد کے لقب سے نوازتے ہوئے فرمایا: یہ میرا بیٹا مجاہد ہے جو کفر اور شرک کے درودیوار ہلا دے گا۔

مولانا مجاہد بحیثیت والد

مولانا مجاہد کا ذکر بطور باپ کیا جائے تو شفقت ہی شفقت ہے۔ جب ان کی محبت کا تصور اپنے ذہن میں لاتا ہوں تو سوچنے پہ مجبور ہو جاتا ہوں کہ کیا دنیا کے سارے باپ اتنے مشفق ہوتے ہیں؟ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ نئی بائیک مجھ سے ایکسیڈنٹ میں ٹوٹ گئی تو انھوں نے نقصان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بڑی بے تابی سے پوچھا بیٹا تم تو محفوظ ہو ناں؟ انھیں اپنی تمام اولاد سے انتہاء کی محبت تھی۔ باقاعدگی سے حال واحوال دریافت کرنا، پڑھائی کے متعلق سوال کرنا، نماز کی پابندی کروانا دین کی طرف راغب کرنا ضروریات کا خیال رکھنا، ادب کی تربیت دینا، اخلاق کی تربیت کرنا اور اکثر تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت کرنا ان کی زندگی کے مقاصد میں شامل تھا۔

مولانا کے رفقاء:

ان کے رفقاء کا ذکر کیا جائے تو مولانا مجاہدؒ نے اپنے رفقاء کا انتخاب کمال دانائی سے کیا تھا۔ تمام کے تمام رفقاء ایسے کہ ہمیشہ وفا کی مثال بنے رہے، دھوپ چھاؤں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جنھوں نے مولانا کا ہر حال میں ساتھ دیا۔ ان لوگوں کی محبت واقعتا قابل داد ہے، اللہ تعالیٰ مولانا کے تمام رفقاء کو خوش رکھے۔ اکثر لوگوں کا کہنا ہے کہ مولانا جس سے تعلق جوڑ لیتے تھے پھر کبھی اس سے تعلق توڑتے نہیں تھے۔

لوگوں کا مولانا کو جنازہ پڑھانے کی وصیت کرنا

مولانا ثناءاللہ مجاہد کے اعلیٰ اخلاق اور تقویٰ کا عالم یہ تھا کہ اکثر لوگوں کی وصیت ہوتی کہ اگر ہم مولانا مجاہد کی زندگی ہی میں فوت ہو جائیں

تو ہمارا جنازہ مولانا مجاہد ہی پڑھائیں۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ آپ کسی کام کی غرض سے لاہور جا رہے تھے ابھی راستے ہی میں تھے کہ فون آگیا کہ فلاں شخص فوت ہوگیا ہے، اس کا جنازہ پڑھانا ہے تو مولانا مجاہد اپنا کام کیے بغیر ہی جنازہ پڑھانے کے لیے لوٹ آئے، اس طرح کے واقعات کئی دفعہ پیش آئے۔

مولانا مجاہد کے اساتذہ اور تلامذہ:

مولانا ثناء اللہ مجاہد کے اساتذہ میں مولانا عبدالرشید اناروی، مولانا صادق خلیل، مولانا عبدالرشید ہزاروی اور مولانا پیر یعقوب نمایاں ہیں آپ نے مولانا محمد گوندلوی سے بھی استفادہ حاصل کیا۔ آپ کے تلامذہ میں مولانا عبدالمجید ثاقب، حافظ محمد رمضان، حافظ اسماعیل، قاری عمر فاروق، مولانا امانت اللہ انجم، مولانا بشیر احمد، مولانا جمیل احمد، قاری محمد احمد سلفی، مولانا عبدالستار، مولانا محمد اسلم، مولانا عبدالغفار سلفی، حافظ نیاز الٰہی اور حافظ ارشاد شمسی نمایاں ہیں مولانا طاہر تنویر بھی آپ سے مستفید ہوتے رہے

مولانا کی علاقے کے لیے دینی خدمات

مولانا کی خدمات دینیہ کو اوراق میں قید کرنا ناممکن ہے۔ اس سے بڑھ کر اعزاز کی بات بھلا اور کیا ہوسکتی ہے کہ مولانا مجاہدؒ لوگوں کو صراط مستقیم پہ لانے کے لیے اس علاقے میں تشریف لائے (بہاولنگر کا شہر بھی والا) جو ٹیلوں پہ مشتمل جہاں اسلامی تعلیمات سے ناواقف لوگوں کا مسکن تھا۔ آپ کی جدوجہد کی وجہ سے ہی اس علاقے میں موحد لوگ کثیر تعداد میں ہیں۔

آپ کے پاس مولانا بدیع الدین راشدیؒ (شیخ العرب والعجم) تشریف لائے انھوں نے مولانا مجاہد کا نحوی، صرفی، خطابت اور مسائل کے حوالے سے امتحان لیا۔ مولانا مجاہدؒ ان کے اس امتحان میں بھرپور طریقے سے کامیاب ہوئے۔ بدیع الدین راشدیؒ پوچھنے لگے کہ کتنی تنخواہ لیتے ہو تو مولانا مجاہد نے کہا 250 روپے، مولانا راشدی مرحوم فرمانے لگے کہ آپ میرے ساتھ سندھ آؤ اور سندھ میں کام کرو میں تمھیں پانچ ہزار (5000) روپے دوں گا مگر مولانا مجاہدؒ فرمانے لگے کہ حضور آپ کو علماء اور بھی مل جائیں گے لیکن اس ویران علاقے کو نہیں اس علاقے کو میری ضرورت ہے ان الفاظ کے ساتھ مولانا مجاہد نے بدیع الدین راشدیؒ سے معذرت کرلی، یہی آپ کا اس علاقے کو نور ہدایت سے وابستہ کرنے کا عزم تھا جس نے آپ کو سندھ جانے سے روک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے نیکی کے ہر میدان میں ان سے بھرپور کام لیا۔ وہ میدان چاہے تبلیغ کا ہو یا تدریس کا، چاہے جہاد افغان کا ہو یا مسائل و خطابت کا، ہر میدان خیر میں آپ کی شمولیت رہی۔ 35 سال آپ کو بخاری شریف پڑھانے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ کی زندگی کے اگر شب و روز کو دیکھا جائے تو آپ کا دن تدریس و تبلیغ اور رات کا زیادہ حصہ مطالعہ اور مصلے پہ گزرتا۔

مولانا کی تعلیمی میدان میں خدمات

مولانا کے ادارے کے فارغ التحصیل طلباء و طالبات کو اگر شمار کیا جائے تو ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے، مولانا کے شاگرد اس وقت ملک اور بیرون ملک دینی خدمات میں مصروف عمل ہیں۔ آپ کے ادارے میں سالانہ دس سے بارہ طالبات بخاری سے سند فراغت حاصل کرتی ہیں۔

مولانا کی دین کے لیے قربانیاں

مولانا فاضل عربی و درس نظامی اور وفاق المدارس السلفیہ کے فاضل تھے اور ایک گورنمنٹ سکول میں بطور عربی ٹیچر ذمہ داری بھی نبھا رہے تھے اس کے ساتھ مولانا کے دو دینی ادارے تھے، ایک طلباء کے لیے اور دوسرا طالبات کے لیے، بخاری شریف خود ہی پڑھاتے اور جماعتی ذمہ داریاں بھی سرانجام دیتے تھے۔ اسی بناء پر آپ نے سرکاری ملازمت کی قربانی دے دی اور مکمل طور پر دین سے وابستگی اختیار کرلی۔ ایک دفعہ للبنات ادارے کے لیے عمارت نہ ہونے کی صورت میں آپ نے اپنی ذاتی بارہ ایکڑ زمین فروخت کرکے مکان تعمیر کروایا اور اس کو طالبات کے حوالے کردیا اور خود صرف دو کمروں میں فیملی سمیت رہائش اختیار کی۔

مولانا کی جماعتی ذمہ داریاں

مولانا مجاہدؒ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ضلعی ناظم اعلیٰ سرپرست کے طور پر جماعتی ذمہ داریاں سرانجام دیتے رہے۔ (جاری ہے)

جماعتی خبریں

اظہار تشکر

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں دین حنیف کی آبیاری کے لیے منتخب کیا، اس مشن کو آگے بڑھانے کے لیے جامعہ اہلحدیث لاہور کے اساتذہ دن رات مصروف کار رہتے ہیں اسی چیز کا نتیجہ ہے کہ امسال جامعہ اہلحدیث سے چار ہونہار اور محنتی طلبہ کا داخلہ الجامعۃ الاسلامیہ مدینہ منورہ میں ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو مزید علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی
ناظم جامعہ اہلحدیث لاہور، پاکستان

حافظ عبدالوہاب روپڑی کا تبلیغی دورہ

10 اکتوبر بروز جمعۃ المبارک ایک روزہ تبلیغی دورہ پر فیصل آباد تشریف لائے تو حافظ عبدالرزاق عابد امیر جماعت اہلحدیث ضلع فیصل آباد اور دیگر ساتھیوں نے چوک یو لے دی جھگی میں ان کا شاندار استقبال کیا، ان ساتھیوں کے ہمراہ حافظ صاحب چک نمبر 49 ب، منڈ ایلہ تشریف لے گئے جہاں جامع مسجد رحمان اہلحدیث میں تربیت اولاد کے عنوان پر جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرمایا جس میں اہل علاقہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور سامعین کا کہنا تھا کہ حافظ صاحب کا لب ولہجہ حافظ عبدالقادر روپڑی جیسا ہے انہیں دیکھنے اور سننے سے حافظ عبدالقادر روپڑی کی یاد تازہ ہوجاتی ہے۔

بعد نماز عصر محترم حافظ صاحب مرکز حسین بن علی محلہ شمس آباد تشریف لے گئے جہاں مولانا ابراہیم محمدی، حافظ عبدالقیوم خلیل، محمد اشرف مغل، ملک عبدالرحمن اور دیگر ساتھیوں نے حافظ صاحب کا پرجوش استقبال کیا، یہاں حافظ صاحب نے دعا کے موضوع پر درس قرآن ارشاد فرمایا۔

بعد از نماز مغرب حافظ صاحب جامع مسجد الرحمت اہلحدیث لیاقت آباد میں تشریف لائے تو نماز مغرب کی امامت کے بعد تقویٰ کے عنوان پر فکر انگیز گفتگو فرمائی، نماز عشاء سے فراغت کے بعد حافظ صاحب متحرک کارکن راشد محمود پریس سیکرٹری جماعت اہلحدیث فیصل آباد کی رہائش گاہ پر تشریف لائے جہاں انھوں نے حافظ صاحب کے اعزاز میں شاندار عشائیے کا اہتمام کیا۔ یہاں سے فراغت کے بعد جماعت اہلحدیث فیصل آباد کے تمام ذمہ داران نے محبت اور دعاؤں کے ساتھ حافظ صاحب کو لاہور کے لیے رخصت کیا۔ اللہ تعالیٰ اکابرین اور کارکنان جماعت اہلحدیث کی خدمات کو قبول کر کے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

(منجانب: حافظ خالد محمود انصاری ناظم اعلیٰ جماعت اہلحدیث فیصل آباد)

مولانا عبداللطیف حلیم کو صدمہ

جماعت اہلحدیث کے معروف عالم دین مولانا عبداللطیف حلیم کی والدہ محترمہ مورخہ 22 اکتوبر بروز بدھ قضائے الٰہی سے وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک وصالح، شب بیدار، خوش اخلاق، مہمان نواز اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ نماز جنازہ انھی کے لخت جگر مولانا عبداللطیف حلیم نے نہایت رقت آمیز انداز میں پڑھائی اور دوسری مرتبہ نماز جنازہ مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی نے پڑھائی، نماز جنازہ میں مولانا جابر حسین مدنی، حافظ عبدالوحید، مولانا عبداللہ یوسف، مولانا عبداللہ اصغر، مولانا کفایت اللہ، میاں ایوب صابر، رانا شیر دل اور دیگر احباب جماعت نے علاقہ بھر سے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

ادارہ مولانا عبداللطیف حلیم صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین (ادارہ)

پریس ریلیز

پاکستانی حکمرانوں کو چاہیے کہ وہ بھارت میں مسلمانوں واسلام کے خلاف ہونیوالی تمام کارروائیوں کی روک تھام کے لیے آواز اٹھائیں اور بھارت کے ساتھ دوٹوک رویہ اختیار کریں ان خیالات کا اظہار جماعت اہلحدیث پاکستان کے امیر حافظ عبدالغفار روپڑی حفظہ اللہ نے مرکزی دفتر میں آئے ہوئے احباب جماعت سے کیا۔ انھوں نے کہا کہ بھارت کا متعصب رویہ اور ہندو بنیاد پرستی کا رویہ بھارتی سا لمیت کے لیے بھی انتہائی خطرناک ہے۔ بھارت کا معاشرہ اب بھی انتہا پسندی، ذات پات، تعصب اور درجہ بندی کے ہزاروں سال پرانے نظریات پر قائم ہے۔

مناظر اسلام حافظ عبدالوہاب روپڑی نے کہا کہ مودی حکومت مکمل سازش کے تحت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کارروائیوں میں مصروف عمل ہے اسی لیے مسلمانوں کا قتل عام جاری ہے مگر افسوسناک پہلو یہ ہے کہ عالمی برادری اور انسانی حقوق کے بین الاقوامی اداروں نے بھی بھارتی طرز عمل پر آنکھیں بند کر رکھی ہیں اور بھارتی سرکار کو انسانیت کی دھجیاں اڑانے کے لیے کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ مولانا شکیل الرحمن ناصر نے کہا کہ امن کا راگ الاپنے والے ہوش کے ناخن لیں اور بھارت کی دوغلی پالیسی پر آنکھیں میچنے کی بجائے برابری کی سطح پر تعلقات کے قیام کو یقینی بنائیں۔ (منجانب: شعبہ نشرواشاعت جماعت اہلحدیث پاکستان)

پریس ریلیز

مغرب کی اندھی تقلید نے ہمیں آسمان سے زمین پر گرادیا ہے، پاکستان میں فحاشی وعریانی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو دیکھ کر کون کہہ سکتا ہے یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ ان خیالات کا اظہار جماعت اہلحدیث صوبہ خیبر پختونخواہ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد ادریس خلیل نے ایک اجلاس میں کیا۔ انھوں نے کہا پردہ عورت کی زینت ہے اور مسلمان عورتوں کو گھروں میں ٹھہرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

آج طاہر القادری اور عمران خان عورتوں کو جلسوں، جلوسوں میں لاکر اسلام کا مذاق اڑا رہے ہیں اور پاکستانی قوم کی غیرت کا جنازہ نکال رہے ہیں۔ جلسوں اور جلوسوں سے نہ انقلاب آئے اور نہ ہی نیا پاکستان بن سکتا ہے بلکہ ملک مزید انتشار اور افراتفری کا شکار ہوجائے گا، دعا کریں اللہ تعالیٰ ملک پاکستان کو امن واستحکام کا گہوارہ بنائے اور یہ تب ممکن ہوگا جب ہماری زندگی کا نصب العین قرآن وسنت ہوگا اسی میں ہی دنیا وآخرت کی کامیابی ہے۔

(منجانب: سیکرٹری اطلاعات جماعت اہلحدیث خیبر پختونخواہ)

مولانا بارک اللہ صمصام کو صدمہ

مرکزی جمعیت اہلحدیث چونیاں کے امیر مولانا بارک اللہ صمصام کی خوش دامن مولانا ثناءاللہ، مولانا عبدالعزیز کی والدہ تقریباً 80 برس کی عمر میں 17 اکتوبر 2014 کو طویل علالت کے بعد انتقال کر گئیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی نماز جنازہ قاری محمد ادریس نے پڑھائی، نماز جنازہ میں جماعتی ودیگر احباب نے شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ مرحومہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین (حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی)

مولانا محمد ابراهم محمدی کی جماعت اهلحدیث میں شمولیت

گذشتہ دنوں مرکز حسین بن علیؓ کے خطیب وامام اور علاقہ کی معروف شخصیت مولانا ابراہیم محمدی نے جماعت اہلحدیث پاکستان میں شمولیت کا اعلان کیا اور شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی حفظہ اللہ تعالیٰ امیر جماعت اہلحدیث پاکستان کے پلیٹ فارم سے تاحیات دین حق کی اشاعت و ترویج کا کام کرنے کا عہد کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے اور دنیا وآخرت کی کامیابیوں سے نوازے۔ آمین (ادارہ)

WEEKLY
TANZEEM AHL-E-HADITH CPL-104
LAHORE

سلف صالحین کے طریق کار کا علمبردار

جامعہ اہلحدیث لاہور

تعارف: جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور الحمدللہ اپنے تعلیمی معیار اور قابل اساتذہ کے لحاظ سے انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔ جس میں 28 قابل اور محنتی اساتذہ کرام تعلیمی فرائض سرانجام دینے پر مامور ہیں۔

قائم کردہ: حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ، خطیب پاکستان حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ، رئیس المناظرین حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑیؒ (تاسیس اول: 1914ء شہر روپڑ ضلع انبالہ۔ تجدید تاسیس: 1914ء لاہور)

شعبہ جات: جامعہ ہذا نو شعبوں پر مشتمل ہے: (1) تحفیظ القرآن الکریم (2) شعبہ تجوید قراءت (3) درس نظامی (4) وفاق المدارس السلفیہ (5) دارالافتاء (6) تصنیف وتالیف (7) فن مناظرہ (8) دعوت والارشاد (9) کمپیوٹر لیب (10) طب اور اس کے ساتھ ساتھ ایف اے تک عصری تعلیم کا معقول بندوبست۔

سعودی جامعات میں داخلے کے مواقع: جامعہ اہلحدیث کے طلباء کے لیے سعودی جامعات میں حصول تعلیم کے مواقع

وظائف: ہر ماہ طلباء کے لیے معقول وظائف

سالانہ اخراجات: جامعہ کا سالانہ خرچہ جس میں طلبہ کے قیام وطعام، ادویات، صابون، اساتذہ کرام وملازمین کی تنخواہوں سمیت ایک کروڑ چودہ لاکھ سے تجاوز کر چکا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپ احباب کے تعاون سے پورا ہوتا ہے۔

تعمیری منصوبہ: اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپ احباب کے تعاون سے بیسمنٹ گراؤنڈ فلور اور فرسٹ فلور پر تدریسی ورہائشی بلاک، کچن اور ڈائننگ ہال مکمل ہو چکے ہیں جبکہ مزید دو فلور کی اشد ضرورت ہے جس کا تخمینہ تقریباً 180 لاکھ روپے ہے۔

اپیل: یہ تمام کام اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور احباب کے تعاون سے جاری ہیں اس لیے مخیر حضرات بڑھ چڑھ کر تعاون کا سلسلہ جاری رکھیں۔

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 7-0107066-0286 یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ برانڈرتھ روڈ لاہور، پاکستان۔

منجانب: حافظ عبدالغفار روپڑی، ناظم اعلیٰ جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں، لاہور 0300-9476230؛ 042-37656730